اکیلے نہ غم سہا کرو

محمد اصغر میر پوُری

☆......نام کتاب : اکیلے نہ غم سہا کرو

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

چوہدری عبدالما لک آف تھپلہ

جو کے ایک پیارے دوست

اور اچھے انسان ہیں

پیشِ لفظ

ہر حمد وثناء میرے اللہ رب العزت کے لیے بے شمار درود وسلام پیارے نبی
حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر۔

جہاں تک میرے شاعری کا تعلق ہے یہ میرا17 شعری مجموعہ ہے میرے
خیال میں جو اس سلسلے کی آخری کڑی ہے میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے جو کے
مذہبی شاعری سے لے کر عشق مجازی پر شاعری ہے جن میں سے میری اسلامی کتاب
توحید باری تعالیٰ و پنجابی زبان میں لکھی گئیں کتابیں جن میں ہر طرح کی شاعری ہے یعنی
رومانی اور مزاحیہ ان کے بعد چار کتابیں طنز و مزاح پہ لکھی ہیں اور باقی دس رومانی شاعری
کی کتابیں ہیں۔

مجھے کئی دفعہ کئی شعراء کہتے ہیں کہ تم اپنی شاعری کی تشہیر کیوں نہیں کرتے
اور کتابیں بیچتے بھی نہیں ہو تو ان کے لیے میرا ایک ہی جواب رہے گا۔

نہ شہرت کی تمنا نہ دولت کی چاہت
خوشیاں بانٹنے سے مجھے ملتی ہے راحت
میں کرتا ہوں اللہ ورسول کی اطاعت
اپنے غموں کی میں کرتا نہیں اشاعت

میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میری کتابوں میں جو باتیں اچھی لگیں ان کے
لیے دعائیں دیں جو بری لگیں وہ میری خطا سمجھ کر درگزر کر دیں نفسا نفسی کے دور میں اگر
کوئی انسان اردو ادب کو فروغ دینے کے لیے اگر کوئی انسان اپنا وقت اور پیسہ صرف کرتا

ہے تو اس کی قدر کرنی چاہیئے بلکہ ہمارے ہاں سب اس کے برعکس ہو رہا ہے

مجھے کئی دفعہ پتا چلتا ہے کہ فلاں نام نہاد شاعر نے آپ کے بارے میں یہ کہا ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کے کم از کم میری شاعری پڑی جاتی ہے تبھی تو اسی کے بارے میں باتیں کی جاتی ہیں کہتے ہیں وہی انسان ترقی کرتا ہے جس کے حاسد زیادہ ہوتے ہیں۔

میں ایک خوددار انسان ہوں جس کی وجہ سے کافی لوگ مجھے باغی کہتے ہیں حق پر رہنا اگر بری بات ہے تو میں برا ہوں مگر اس دنیا میں کامیابی کے لیے کئی بار آپ کو لوگوں کی چاپلوسی کرنی پڑتی ہے یہاں خوشامد کے بغیر کامیابی حاصل کرنا بڑا مشکل ہے مگر مجھ میں یہ عادت ہے کہ میں ایسا نہیں کر سکتا جس وجہ سے میرے دشمن زیادہ اور دوست کم ہیں ۔ میرے ساتھ میرا اللہ ہے جس سے ہوتے ہوئے مجھے اور کسی کے آگے سر نہیں جھکانا ہوتا اور میں بڑے اطمینان سے زندگی گزار رہا ہوں کئی بار مجھے جھکانے کی کوشش کی گئی مگر میں کسی انسان کے آگے نہیں جھکا۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میر پُوری

بغیر مطلب کے کوئی کچھ کب دیتا ہے

جو بھی دیتا ہے وہ میرا رب دیتا ہے

اتنی نعمتوں کا کیسے شکر کروں ادا

میرا مولا جب دیتا ہے بے حساب دیتا ہے

کسی نبی کو صحیفے کسی کو کتاب

جو لوگ منکر ہوں ان کو عذاب دیتا ہے

برے وقت میں جس در پہ چلے جائیں

دستک دینے پہ کوئی نہ جواب دیتا ہے

......☆......

ہر کسی کے لیے ہے رسالت آپ کی
ساری دنیا کے لیے ہے رحمت آپ کی

سب کی نظر میں عقیدت ہے آپ کی
صرف مسلم کے لیے شفاعت ہے آپ کی

مسلماں اس بات پہ کیوں نہ فخر کریں
اللہ کو سب سے پیاری امت ہے آپ کی

وہ دل کسی کھنڈر کی صورت ہے
جس قلب میں نہ محبت ہے آپ کی

امت مسلمہ پہ تب تک قہر آ نہیں سکتا
جب تک ہم سب پر شفقت ہے آپ کی

......☆......

تمام جہانوں کے لیے ہے رحمت ان کی
ساری دنیا کے لیے ہے رسالت ان کی

دیکھو کتنے خوش نصیب ہیں ہم مومنو
صرف مسلم کے لیے ہے شفاعت ان کی

کتاب و سنت کی راہ پہ چلتے رہنا سدا
اللہ کے ساتھ ضروری ہے اطاعت ان کی

اگر اپنا گھر جنت میں بنانا چاہتے ہو تو
جان سے زیادہ ہونی چاہیئے محبت ان کی

ہمارے پیارے نبی سب انبیاء سے افضل
اور سب امتوں سے افضل ہے امت ان کی

......☆......

جو لذت نیکی میں ہے وہ گناہ میں نہیں
جو سرور نماز میں ہے وہ قضاہ میں نہیں

ہم مسلماں کیوں نہ اس بات پر فخر کریں
ہمارے نبی سا حسیں کوئی دنیا میں نہیں ہے

رب کائنات سے ایک بار مانگ کر تو دیکھ لے
تو یہ نہ سمجھ کے اثر تیری دعا میں نہیں

کسی کو اپنا کسی کو وہ غیر سمجھے
اس طرح کی بات میرے خدا میں نہیں

......☆......

جو کسی دل میں بنا لیتا ہے آشیاں
وہ سمجھ جاتا ہے دل و نظر کی زباں

گئے تھے بن کر اک دل کے مہماں
انہوں نے ٹھکرا دیا اب جائیں کہاں

نہ جانے اب وہ شخص ہو گا کہاں
جو لوٹ کر لے گیا ہے میرا جہاں

ہمیں بام و در کی حاجت کیا
ہمارے سر پہ ہیں سات آسماں

جیسا کرے گا ویسے بھرے گا
جنت یہاں جہنم یہاں

......☆......

وہ ایسا پھول ہے جو ابھی کھلا نہیں ہے
اسے درد کانٹوں کا ابھی ملا نہیں ہے

خوشی میں کھیلنے والی غم کیا جانے
مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے

جس کی خاطر کانٹوں کی سیج پہ سویا
آج تک اسی کا پیار مجھے ملا نہیں ہے

مانگے پھول تو ببول ملے
ہماری وفاؤں کا یہ صلہ نہیں ہے

اس کے پیار میں اتنے زیادہ غم ملے
ایسا پیارا تحفہ کسی سے ملانہیں ہے

......☆......

ایک دن زندگی کا چراغ ہے بجھ جانے والا
ہر کسی کا عمل ہے ساتھ جانے والا

جو محبت کے بڑے دعوے کرتے ہیں
کوئی نہیں تیری تربت پہ آنے ولا

عمر بھر اسے ثواب ملتا رہے گا
جو ہو گا صدقہ جاریہ چھوڑ جانے والا

صبح صادق کو اللہ خود فرماتا ہے
ہے تم میں سے نیکیاں کمانے والا

خوشی میں بندہ اللہ کو بھول جاتا ہے
مگر وہ نہیں اپنے بندے کو بھلانے والا

......☆......

آپ کے پیار کی بھیک نہیں چاہیئے ہمیں
ہو سکے تو سدا کے لیے بھول جایئے ہمیں

پہلے ہی زمانے کے ستائے ہیں ہم
آپ بھی ان کی طرح نہ ستایئے ہمیں

چھوٹی چھوٹی باتوں پہ روٹھنا اچھا نہیں
کچھ ہماری سنو کچھ اپنی سنایئے ہمیں

اگر پھولوں کا گلدستہ نہیں بھجوا سکتے
ہمارے ہی اشکوں کے ہار تو نہ پہنایئے ہمیں

ہم تو پہلے بہت دکھی ہیں
اب اور نہ رلایئے ہمیں

......☆......

اپنے خلوص کے سوا ہم ان کی نذر کیا کرتے
اپنی غربت پہ ہم مفلس فخر کیا کرتے

ان کی باتوں میں بناوٹ ہی بناوٹ دیکھی
ایسے الفاظ میرے دل پہ اثر کیا کرتے

جن کی چار دن کی چاہ سے جی بھر گیا
ان کے ساتھ عمر ہم بسر کیا کرتے

انہیں دیکھتے ہی ہمارے ہوش کھو گئے
ان کے حسن وجمال پہ ہم نظر کیا کرتے

ان کے پیار کے قفس سے رہائی نہ ملی
دن رات پھڑ پھڑانے کے سوا اصغر کیا کرتے

......☆......

ہمارے دل میں تو پیار ہی پیار ہے
مگر کوئی نہ محبت کرنے کو تیار ہے

جسے اپنی چاہ کا گلاب پیش کرتا ہوں
وہی کہتا ہے یہ راہ بڑی پر خار ہے

میرے دل پہ بھی اسی کا قبضہ
اور ذہن پہ بھی وہی سوار ہے

میرا مقدر اسی سے جا ملتا ہے
جن سے میرا ملنا بڑا دشوار ہے

جس نے بڑے عہد و پیمان کیے تھے
آج وہی نہ اصغر سے ملنے کو تیار ہے

......☆......

جب جیب میں پیسہ نہ رہا تو ہم برے ہو گئے
رفتہ رفتہ ہمارے سب مطلبی یار پرے ہو گئے

کل رات اشکوں کی ایسی برسات ہوئی
جو پرانے زخم تھے وہ بھی ہرے ہو گے

وہ یار ہمارے حال سے بے خبر ہی رہے
جنہیں ڈھونڈتے پاؤں میں چھالے ہو گئے

جن بزرگوں سے رونق تھی میرے گھر میں
وہ سب کے سب اللہ کے حوالے ہو گئے

جن کے من میں بغض و حسد پلتا رہا اصغر
دھیرے دھیرے ان کے چہرے کالے ہو گئے

......☆......

اس دنیا کا اب یہ ہے حال
یہاں نیکی کر دریا میں ڈال

کسی کے آگے کر نہ سوال
محنت کی روٹی منہ میں ڈال

سچے کے گھر نہ کھانے کو دال
جھوٹے کے گھر میں زر و مال

بڑے ہی ارماں رکھے ہیں پال
دیکھتے ہیں کیا کہتا ہے نیا سال

ایک ہی حسرت ہے دل میں
ہم پہ کوئی پھینکے پیار کا جال

......☆......

میں جسے سوچتا ہوں وہ مجھے سوچتا تو ہو گا
جس کی یاد میں آنسو بہا رہا ہوں وہ بھی روتا تو ہو گا

میرا چہرہ جب کبھی اس کے خیال میں آتا ہو گا
وہ تصور میں اسے اپنے پیار کا یقین دلاتا تو ہو گا

اس کا بھید بھولے سے کسی پہ کھل نہ جائے
میرا نام دل ہی دل میں وہ گنگناتا تو ہو گا

ہمارے پیار کے بارے دن بھر سوچ سوچ کر
دنیا کے سارے غم وہ بھول جاتا تو ہو گا

اور رو کر جب تھک جاتے ہوں گے
پھر انہیں اصغر یاد آتا تو ہو گا

......☆......

جب دیکھوں کوئی کلی گلاب کی
اس میں نظر آئے صورت جناب کی

میری باتوں کا اگر یقیں نہیں ہے
آؤ پڑھ لو تحریر دل کی کتاب کی

ہر بار ان کے کوچے میں رسوا ہوئے
جب بات سنی ہے دل خانہ خراب کی

مجھے تنہا چھوڑ کر جب چلے جاتے ہو
پھر حالت نہ پوچھو میرے اضطراب کی

اب شام و سحر یہ سوچتا ہے اصغر
تیری الفت میں کیوں زندگی خراب کی

......☆......

جب کبھی تجھ سے بات ہوتی ہے
نہ بھولنے والی ہر ملاقات ہوتی ہے

ایسے دلوں سے مرحل دور ہی رہتے ہیں
جن میں کسی کی چاہت ہوتی ہے

دن تیرے بارے سوچتے گزر جاتا ہے
تیرے بن تنہا میری رات ہوتی ہے

کسی کے پیار میں دل دھڑکنا چاہیئے
کہتے ہیں حرکت میں برکت ہوتی ہے

وہ صرف دوستی کے قائل نہیں ہوتے اصغر
محبت جن کی نظر میں عبادت ہوتی ہے

......☆......

ان آنکھوں کی تعریف میں الفاظ لاؤں کہاں سے
ان کی ثناء ہو نہیں سکتی میری زباں سے

سوچتا ہوں ان کے اوصاف میں کیسے لکھوں
مگر وہ کچھ زیادہ ہو جائیں گے میرے بیاں سے

اگر ہو سکے تو مجھے کوئی اس کا پتہ لا دے
اس کا رشتہ مانگ لوں گا اس کی ماں سے

اسے دیکھتے ہی یوں لگتا ہے
کوئی حور اتر آتی ہے آسماں سے

اصغر کا دل بھی کسی تیر کی طرح ہے
لوٹ کر آتا نہیں نکل جاتا ہے جب کماں سے

......☆......

میں چناب کا کنارا وہ راوی کی لہر ہے
مجھے غم الفت اسے غمِ دہر ہے

عاشقوں کا ملن کبھی ہونے نہیں دیتی
ازل سے ہی قسمت کو ان سے بیر ہے

سورج طلوع ہونے کے بعد انتہا کو پہنچے گا
ابھی تو ہمارے پہلے پیار کی سحر ہے

نہ ہمدم نہ کوئی ہمنوا نہ کوئی ساتھی
یہ زندگی نہیں یہ تو کوئی قہر ہے

لوگ کیوں ایک دوسرے کا حسد کرتے ہیں
یہ بات پیار کرنے والوں کے بس سے باہر ہے

......☆......

ایک دن ختم ہو جائے گی کہانی میری
میرے اشعار رہ جائیں گے نشانی میری

اپنے نام کی طرح ادنیٰ سا شاعر ہوں
دنیا میں کون یاد رکھے گا کہانی میری

اپنوں کی آنکھوں پہ حسد کا چشمہ تھا
مگر کئی اجنبی لوگوں نے قدر جانی میری

نئے لوگوں سے میں گھل مل نہ سکا
ان کی نظر میں سوچیں تھیں پرانی میری

برے وقت میں بھلے دنوں کو یاد کر لیتا ہوں
زیست کی ہر گھڑی گزری ہے سہانی میری

پرانے دشمنوں سے بھی پیار سے ملتا ہوں
کوئی سمجھ نہ لینا اسے نادانی میری

میں ناچیز کس بات کا بھلا مان کروں
یہ مختصر سی زندگی بھی ہے فانی میری

......☆......

جب سے تم چھوڑ گئے بیگانے کی طرح
مجھے غموں نے بانٹ لیا خزانے کی طرح

دھن دولت کے ہوتے جو سب اپنے تھے
آج وہی ملتے ہیں مجھے انجانے کی طرح

صیاد خوش ہے کے اس کے قفس میں ہوں
مگر میرے لیے وہ ہے آشیانے کی طرح

اے دوست ہم نے تو کبھی سوچا نہ تھا
کے تو بھی بدل جائے گا زمانے کی طرح

اک شمع کی یاد مجھے سونے نہیں دیتی
شب بھر جلتا ہوں کسی پروانے کی طرح

......☆......

نہ جانے کیا شے یہ پیسہ ہوتا ہے
جس کے پاس ہے وہ پیاسا ہوتا ہے

جس کے پاس پیسہ نہیں ہوتا
اس سے کسی کا نہ ناطہ ہوتا ہے

اس کے لالچ میں جو دین بھلا دیتا ہے
پھر پیسہ ہی اس کا داتا ہوتا ہے

دنیا میں سب پیسے کے رشتے ہیں
پیسے بنا کوئی چاچا نہ بھتیجا ہوتا ہے

جو لوگ پیسے کے غلام ہو جاتے ہیں
پھر بڑا برا اس کام کا نتیجہ ہوتا ہے

......☆......

ایک مدت کے بعد جو آیا ہے دسمبر
سرد راتوں میں آنکھیں رہتی ہیں تر

یہ نہ سمجھو یوں ہی آیا ہے دسمبر
نئے سال کا تحفہ ساتھ لایا ہے دسمبر

یادوں کی برف باری جو ہوئی رات بھر
اب ڈھونڈتا پھرتا ہوں اپنے بام و در

گھر کے دریچوں سے جب باہر جھانکوں
برف میں اک تیرا ہی چہرہ آتا ہے نظر

اب تیری یاد میں کھویا رہتا ہے اصغر
رقیب ہنستے رہتے ہیں میرے حال پر

......☆......

دشمن جب سے میرا یار بنا ہے
میرے پیار کا وہ حق دار بنا ہے

اڑتے ہوئے جگنوؤں کو چھوڑ کر
چاند ستاروں کا پرستار بنا ہے

جھوٹے لوگوں سے کنارہ کر کے
سچی خوشی کا طلبگار بنا ہے

جو پھول بن کر زیست میں آیا تھا
آج وہی میرے دل کا آزار بنا ہے

یہ سب رب کائنات کا کمال ہے
جو اصغر کسی دل کا مختار بنا ہے

......☆......

کیسی یہ ہماری زندگانی ہے یارو
نہ دوست نہ دشمن جانی ہے یارو

میری خطاؤں سے کوئی روٹھ گیا
صرف اس بات کی پریشانی ہے یارو

زندگی اسے کیسے تحفے میں دوں
میری طرح یہ بھی فانی ہے یارو

اپنی روح اس کے نام کر دی ہے
یہ تو سدا کے لیے جاودانی ہے یارو

یہ رشتہ مر کر بھی نہ توڑے گا اصغر
ہمارا یہ بندھن تو روحانی ہے یارو

......☆......

جب بھی ان کے در پہ پیار سے صدا دیتے ہیں
ہر بار وہ ہم پہ کوئی نیا الزام لگا دیتے ہیں

سر محفل جب ان سے اظہار الفت کریں
وہ بڑے پیار سے میرا ہاتھ دبا دیتے ہیں

ان کے سامنے میرا بھرم رکھ لینا
یہ بات اپنی آنکھوں کو سمجھا دیتے ہیں

رات کو خواب میں آنے کا وعدہ کر کے
میری آنکھوں سے وہ نیند اڑا دیتے ہیں

اصغر کو وہ جس حال میں رکھیں
ہم ہر پل ان کو دعا دیتے ہیں

......☆......

اپنی تمام عمر گزری ہے سہتے رنج و الم
پھر بھی مایوس نہیں ہیں زندگی سے ہم

دل کی کشتی طوفان کے حوالے کر کے
کنارے بیٹھ کر کیے جا رہے ہیں ڈوبنے کا ماتم

گلشن میں پھول تھے کلیاں تھیں بہار تھی
میری دنیا اجاڑ کر تنہا چھوڑ گئے وہ ظالم

اس خزاں بھر جیون میں کیسے بہار آئے
نہ کوئی ہمدم ہے نہ ہی کوئی میرا صنم

کسی سے دور رہ کر بہت ناشاد ہیں ہم
کل بھی برباد تھے آج بھی برباد ہیں ہم

......☆......

کون جانے کے کس کا محبوب ہوں میں
فی الحال تو غموں کو مطلوب ہوں میں

جسے وہ دن میں کئی بار پڑھتے ہیں
ایک ایسا پیار بھرا مکتوب ہوں میں

جس کا مقدر مجھے پہچانتا نہیں
اس کے نصیب سے منسوب ہوں میں

مجھ سے دوستی کر کے تو دیکھو
خود کہو گے آدمی بڑا خوب ہوں میں

میرے دل پہ جس رانی کا قبضہ ہے
فقط اس کے آگے مغلوب ہوں میں

کون جانے کب میری ناؤ کنارے لگے
چاہ کے سمندر میں گیا ڈوب ہوں میں

......☆......

آج گر کسی دل میں جگہ نہ بناؤ گے
کل ہماری طرح تم بھی پچھتاؤ گے

تنہائی میں کوئی ساتھی نہ ہوگا
سدا کے لیے اکیلے ہی رہ جاؤ گے

میرا دل توڑنے والے ذرا سنتا جا
کبھی اپنے اس گناہ کی سزا پاؤ گے

میری زندگی کو پت جھڑ بنانے والے
کہو موسم بہار میں تو لوٹ آؤ گے

کیا ابھی بھی تمہارا دل نہیں بھرا
بتاؤ اصغر پہ اور کتنے ستم ڈھاؤ گے

......☆......

سن لے میرے مہربان
مجھ پہ تیرا ہے احسان

تو میرا دل تو میری جان
تجھے اپنا بنانے ہے ارمان

میری بات سن لے نادان
میرے دل میں بنا لے مکان

اس دل میں ہے یہ ارمان
تو ہو میرے گلشن کا باغبان

بن جا میرے دل کا مہمان
بنا لے مجھے اپنا میزبان

تیرے بن جیون ہے ویران
آج کل رہتا ہوں بڑا پریشان

میری باتوں سے ہو نہ حیران
دیکھ نہیں سکتا تمہیں پریشان

سنو جان تم اپنا رکھنا دھیان
آج کے لیے تمہارا اللہ نگہبان

......☆......

غم سے جانے پہچانے ہیں
خوشیوں سے انجان ہوں میں

جس میں کوئی بستا نہیں
ایسا ایک خالی مکان ہوں میں

جہاں کسی کا گزر نہیں ہوتا
اجڑا ہوا قبرستان ہوں میں

جو کبھی پورا نہ ہونے پائے
اس طرح کا ارمان ہوں میں

ہوشیار لوگوں میں رہ کر
ابھی تک انجان ہوں میں

جس یا یار اس سے دور ہے
وہ بد نصیب انسان ہوں میں

......☆......

جب کوئی پھول ہنستا ہے
کوئی کلی مسکراتی ہے

دل خون کے آنسو روتا ہے
پھر یاد تمہاری آتی ہے

جب چڑیاں شور مچاتی ہیں
جب کوئی گیت سناتی ہے

صبا تیر سندیسہ لاتی ہے
پھر یاد تمہاری آتی ہے

سکول می بچیاں جب گاتی ہیں
جب قومی ترانہ سناتی ہیں

جب کوئی گھنٹی بجاتی ہے
پھر یاد تمہاری آتی ہے

......☆......

جن کی محفل میں بڑے بڑے دیدہ ور جاتے ہیں
ہم اس بزم سے پیار یادیں لے کر گھر جاتے ہیں

انجمن میں کچھ مقدر کے مارے بھی آتے ہیں
جو بے رخی سے رنج ہو کر دیدہ تر جاتے ہیں

عشق کو اپنا رہبر بنانے سے پہلے سوچ لینا
اس راہ میں عاشقوں کے کٹ سر جاتے ہیں

لوگ سیر کو جاتے ہیں لوٹ آتے ہیں لیکن
ہم آنکھوں میں لے کر حسیں منظر گھر جاتے ہیں

مرے کے بعد ہمیں بھی دنیا یاد رکھے اصغر
چلو ہم بھی کوئی ایسا کام کر جاتے ہیں

......☆......

میں سمندر ہوں کوئی قطرہ نہیں
میری دوستی میں خطرہ نہیں

ہر کسی کا احترام کرتے ہیں
ہم اٹھاتے کسی کا نخرہ نہیں

اللہ کے سامنے سر جھکاتا ہوں
غیر اللہ کو کرتا سجدہ نہیں

ایمان کی دولت ہے دل میں
میرا قلب زندہ ہے مردہ نہیں

تو ایک عام سی عورت ہے
کوئی مصر کی قلوپطرہ نہیں

......☆......

جس کا پیار دل میں کرتے محسوس ہیں ہم
اس صورت سے ابھی تک نامانوس ہیں ہم

ہماری سوچیں پرانی ہمارے خیالات پرانے
جدت پسندوں کی نظروں میں دقیانوس ہیں ہم

سب جانتے ہیں آدمی بڑے پرخلوص ہیں ہم
کسی دوست کی بدولت بڑے مایوس ہیں ہم

میری پارو سے کوئی جا کر اتنا کہہ دے
اس کی محبت میں بنے ہوئے دیوداس ہیں ہم

ویسے تو ہمارے درمیاں لمبی مسافت ہے
مگر تصور میں ایک دوسرے کے پاس ہیں ہم

......☆......

سدا درد ملتے رہے اپنے پیاروں سے
ہم نے دوستی کرلی ہے خاروں سے

کسی کے غم میں روتا ہوں رات بھر
یہ بات پوچھ سکتے ہو ستاروں سے

غموں میں گھری رہی ہے زندگی اپنی
جینا سیکھا ہے طوفاں کے دھاروں سے

غم کے سمندر میں کیسے کٹتی ہے زندگی
یہ پوچھو ہم جیسے درد کے ماروں سے

اتنی زیادہ بے رخی بھی اچھی نہیں ہوتی
اصغر جیسے پیارے پرستاروں سے

......☆......

میری زندگی اس سے منصوب ہے
جس کی ہر اک ادا بہت خوب ہے

اس کے سوا کوئی نہیں چاہیئے
مجھے صرف وہی مطلوب ہے

وہ اس بات کا اقرار نہیں کرتا
حقیقت میں وہی میرا محبوب ہے

میں اسے چوم کر آنکھوں سے لگاتا ہوں
جو آج ہی آیا اس مکتوب ہے

اس کی محبت کی گہرائی میں
اصغر جیسا دیوانہ گیا ڈوب ہے

......☆......

غرض نہیں فضول باتیں بنانے سے
خوشی دل کو ملتی ہے غم مٹانے سے

جانے پیار کرنے والے لوگ کہاں گئے
اب محبت مٹتی جا رہی ہے زمانے سے

تیرے پیار میں لوگوں سے پتھر کھائے
اب اور کیا چاہتے ہو اپنے دیوانے سے

اگر فرصت ہوتی تو تمہیں ملنے آتا
مگر وقت نہیں ملتا رونے رلانے سے

نہ جانے حسن والوں کو کیا ملتا ہے
اصغر جیسے دیوانے کو ستانے سے

......☆......

بڑی مدت بعد جو مجھے دلبر ملا
اس سے پہلے ایسا نہ ستمگر ملا

میری روح کی پیاس بجھ گئی
جب اس کے پیار کا ساگر ملا

سکون دل کی تلاش ہی رہی
وہ جب ملا تو اپنے گھر ملا

اپنے خوابوں کو تعبیر مل گئی
جب مجھے میرا غم خوار ملا

اب تو خوشیاں منا لے اصغر
جو تجھے تیرا کوئی طلبگار ملا

......☆......

وہ جب سامنے آ جاتا ہے نظر کے
درد بھول جاتے ہیں عمر بھر کے

اس سے قبل کتنی پر امن تھی حیات
ہم تو پچھتا رہے ہیں محبت کر کے

جب سے تم میری زندگی میں آئے
چمک اٹھے بام و در میرے گھر کے

آپ سے دوستی جو کی ہے ہم نے
اب ہم دونوں بچھڑیں گے مر کے

تم میرا اتنا خیال جو رکھتے ہو
اتنا تو بتا دو تم کون ہو اصغر کے

......☆......

ہم کو یوں نہ تڑپایا کرو
کبھی ملنے آ جایا کرو

اگر تازہ گلاب ہ ملیں
کاغذی پھول لے آیا کرو

بڑے ظالم ہیں دنیا والے
ان سے رابطہ نہ بڑھایا کرو

تیری سب خبر رکھتے ہیں
ہمیں راز دل نہ بتایا کرو

کاغذ سیاہ کرنے سے کیا حاصل
کبھی کوئی کتاب چھپوایا کرو

......☆......

اپنے پاس دولت نہ شہرت ہے
نہ مقدر میں کسی کی محبت ہے

جو میری ہر بات سمجھ سکے
نہ زندگی میں ایسی عورت ہے

کاش کسی سے طبیعت مل جاتی
دل میں صرف یہی حسرت ہے

اس زہر بھری زندگی کے جام
پیئے جا رہا ہوں جیسے امرت ہے

دنیا اصلی روپ دیکھا تو جانا
کے یہ دنیا بڑی بے مروت ہے

......☆......

جو چاہو تو اپنا بنا لو مجھے
اپنے من میں بسا لو مجھے

میں ایک محبت بھرا گیت ہوں
ایک بار تم گنگنا لو مجھے

تمہارے سپنوں میں کھویا ہوں
تم ابھی آکر جگا لو مجھے

میرے دل کی آگ بجھ جائے
تم پیار سے گلے لگا لو مجھے

دیکھنا ایک دن ہمارے دن پھریں گئے
آج جتنا چاہو ستا لو مجھے

......☆......

تم اکیلے نہ غم سہا کرو
کچھ ہم سے بھی کہا کرو

ایسے محبت کم ہوتی ہے
ہم سے دور نہ تم رہا کرو

لوگوں کے دل جیت کر
ان کی دعائیں لیا کرو

جو شیطان کے غلام ہوں
ان سے بات نہ کیا کرو

لوگوں میں خوشیاں بانٹو
خود بھی خوش رہا کرو

......☆......

سنو جاناں فون پہ جب تم بولتی ہو
میرے کانوں میں رس گھولتی ہو

تمہارے دل کی بات جان لیتا ہوں
تم جیسے ہی اپنے لب کھولتی ہو

بار بار پرانی باتوں کو دھرا کر
کیوں اشکوں کے موتی رولتی ہو

ہماری راتوں کی نیندی اڑا کر
تم خود بڑے آرام سے سوتی ہو

رات دن یوں اداس رہ کر
کیوں میری زندگی میں زہر گھولتی ہو

......☆......

ہم ان کو بھی اپنا پیار دیتے ہیں
جو آنکھوں کو انتظار دیتے ہیں

جن کے من میں بغض و حسد ہو
اسے محبت سے مار دیتے ہیں

ہمیں الفت کا یہ صلہ ملتا ہے
حسیں جینا کر دشوار دیتے ہیں

وہ یار ہمیں لا چار کر دیتے ہیں
ہم جن پہ ہر شے وار دیتے ہیں

جب ان کے پاس جواب نہیں ہوتا
وہ مجھے طعنوں سے مار دیتے ہیں

......☆......

رہتا ہوں محو سفر خواب میں
جاتا ہوں تیرے نگر خواب میں

اور سب بڑے پیار سے ملتے ہیں
تم نہیں ملتے مگر خواب میں

لگتا ہے تمہیں خیر باد کہنا پڑے گا
آج رات ملے نہ اگر خواب میں

پیر بابا سے تعویذ لینا پڑے گا
کہ ہوتا رہے تمہارا گزر خواب میں

میرے ایسے نصیب کہاں جو تمہارے
جیسا حسیں آئے عمر بھر خواب میں

......☆......

مجھ سے پیار کر رنجش رہنے دے
محبت کیسے جا سازش رہنے دے

یہاں یہ بہت کم پوری ہوتی ہیں
اپنے دل ہر خواہش رہنے دے

چاہت کبھی ناپی تولی نہیں جاتی
دولت سے نہ تول پیمائش رہنے دے

مجھ سے سدا کے لیے مت روٹھ
پھر ملنے کی گنجائش رہنے دے

میں الفت میں ریاکاری نہیں کرتا
دل ہی دل میں پیار کر نمائش رہنے دے

......☆......

جو نہ کرتا تھا وہ گناہ کیئے جا رہا ہوں
تیرے بن دنیا میں تنہا جیئے جا رہا ہوں

تیری چاہ میں جو اشکوں کے ہار ملے
انہیں امرت سمجھ کر پیئے جا رہا ہوں

مجھے درد دل جو تم سے ملا جانم
اس کے عوض دعائیں دیئے جا رہا ہوں

زخمی عاشقوں کی انجمن کھول کر
سب لوگوں کے زخم سیئے جا رہا ہوں

تیرے بن جینا بھی کوئی جینا ہے
خود کو یہ سزا دیئے جا رہا ہوں

......☆......

تیری یاد میں روتے رہتے ہیں
آنکھ سے آنسو بہتے رہتے ہیں

اپنی عادت ہے مسکراتے رہنا
ہر حال میں ہنستے رہتے ہیں

ہم کچھ ایسے چراغ ہیں جانم
جو فانوس بن کر جلتے رہتے ہیں

تیری ایک مسکان کی خاطر
ہم دنیا سے لڑتے رہتے ہیں

تم جلنے والوں کا غم نہ کرو
اصغر سے حاسد جلتے رہتے ہیں

......☆......

میرے ویران دل کی محفل سجائے تو کوئی
میں بدل جاؤں گا زندگی میں آئے تو کوئی

میرا بھی دل خوشی کے گیت گانے لگے
مجھے زندگی بھر کا ساتھی بنائے تو کوئی

میں وہ سدا بہار پھول جو مرجھایا نہیں
اپنی زلفوں میں اسے آکر سجائے تو کوئی

میں اس کی زندگی کو جنت بنا دوں گا
میرے قدموں سے قدم ملائے تو کوئی

زندگی کے سفر میں ایسا ہمسفر چاہیئے
جو گلاب کا پھول مار کر جگائے تو کوئی

......☆......

میں جس کے پیار میں دنیا سے ماورا ہوں
وہ مجھ سے جدا ہے میں اس سے جدا ہوں

میں ایسا بخت کا مارا بندہِ خدا ہوں
جو اس سے دور رہ کر بھی جی رہا ہوں

یار بچھڑ گیا میں کرچیوں میں بکھر گیا
کسی سے کیا گلہ اپنے مقدر سے خفا ہوں

اسے میری خبر لینے کی فرصت نہیں
میں جس کے عشق میں مبتلا ہوں

تو اصغر کی قدر کر سیکھ جاناں
میں آدمی بڑا کھرا ہوں

......☆......

جو اپنا یار تھا اجنبی بن گیا
جو غیر تھا وہ زندگی بن گیا

اس کے دل کے تار چھڑے
وہ اک پیاری راگنی بن گیا

عشق جب انتہا کو پہنچا
تو میرے لیے بندگی بن گیا

جب وہ مجھ میں سما گیا
یہ رشتہ روحانی بن گیا

زمانہ جسے بھلا نہ سکے گا
ہمارا پیار ایسی کہانی بن گیا

......☆......

تیری چاہت میں سب کچھ بھلا چکا ہوں
کسی پھول کی طرح مرجھا چکا ہوں

اپنے سب سے بڑی جانی دشمن کو
میں اپنا دل جانی بنا چکا ہوں

اس نے بات کرنے سے انکار کر دیا
بولی میں اسے بہت ستا چکا ہوں

اب میں بھی خوشی سے جیوں گا
زندگی میں بہت آنسو بہا چکا ہوں

دل میں کوئی حسرت کوئی ارمان نہیں
سب کو مقدر کی لحد میں دفنا چکا ہوں

......☆......

میرا مخلص کر گیا ہے برا حال میرا
لگتا ہے روتے گزرے گا نیا سال میرا

جب کوئی پیارا اس سے روٹھے گا
دیکھنا پھر اسے آئے گا خیال میرا

غموں کے بیچ تنہا چھوڑ جانے والے
اب تو آگے یہ درد سنبھال میرا

لگتا ہے تم پیار سے تھپتھپاتے رہے ہو
جب باد صبا گزرتی ہے چھو کر گال میرا

کچھ اور نہیں تو مس کال ہی سہی
دن رات کھلا رہتا ہے موبائل میرا

اپنے در سے خالی جھولی نہ بھیج
نہیں تو مر جائے گا یہ سائل تیرا

......☆......

بتاؤ تو سہی کیوں لیتے ہو امتحان میرا
تو کیا روٹھا مجھ سے روٹھا ہے جہاں میرا

بیدرد دنیا میں کس کے سہارے جیوں
یہاں تیرے سوا کوئی نہیں مہرباں میرا

اپنی داستاں جب چاند کو سناتا ہوں
اس کے ساتھ رونے لگتا ہے آسماں میرا

جیسے بھی ہو زندگی تو گزر جائے گی
کیا ہوا جو کسی دل میں نہیں آشیاں میرا

ہر دھڑکن فقط تیرا ہی نام لیتی ہے
تیری یاد میں روتا رہتا ہے دل ناداں میرا

......☆......

خیالوں میں ہماری ملاقات ہوتی تو ہو گی
پھر ہم سے انہیں شکایت ہوتی تو ہو گی

جس محفل میں میرا ذکر ہوتا ہو گا
اس میں تمہاری بات ہوتی تو ہو گی

چہرے سے کوئی دل کا حال نا جان لے
کچھ اس طرح احتیاط ہوت تو ہو گیا

خط نہ فون نہ ایس ایم ایس نہ ای میل
انہیں تنہا زیادہ مصروفیت ہوتی تو ہو گی

ایک بار سات سمندر پار ہم ان سے ملیں
ان کے دل میں یہ حسرت ہوتی تو ہو گی

......☆......

نہ جانے تجھ سے کیوں گفتگو نہیں ہوتی
جس بزم میں کیا جانا جہاں تو نہیں ہوتی

حسیں تو اور بھی ہیں زمانے میں جانم
مگر تیری طرح ہر دو شیزہ شعلہ رو نہیں ہوتی

رب کائنات کا ایک انمول شاہکار ہیں آپ
ایسی تو کوئی حسیں و خوبرو نہیں ہوتی

میرے درد دل کا تمہیں علاج کرنا ہوگا
کسی چارہ گر سے یہ رفو نہیں ہوتی

جس میں پیار محبت کی مٹھاس نا ہو
اس طرح کی زباں اردو نہیں ہوتی

......☆......

میرے دل میں آنا جان ان کا
یہ مشغلہ ہے بڑا پرانا ان کا

اگر یوں ہی ان کا آنا جانا لگا رہا
جلد یہیں بن جائے گا ٹھکانا ان کا

خوف کے مارے لب نہیں کھلتے
میرا دل بنتا جا رہا ہے کھلونا ان کا

ہر بار عجیب ہوتا ہے بہانہ ان کا
جانے کب ختم ہو گا ہمیں ستانا ان کا

ہم کس سے ان کی شکایت کریں
طرف دار ہے یہ سارا زمانہ ان کا

......☆......

جس دن سے کوئی جدا ہوا ہے
اس دن سے جینا سزا ہوا ہے

اس سے قبل تو وفا کا پتلا تھا
پھر نہ جانے کیوں بیوفا ہوا ہے

مجھ پہ اس بڑے احسان ہیں
ابھی تک قرض نہ ادا ہوا ہے

عاشقوں کا کبھی من نہیں ہوتا
دنیا میں ایسا ہی سدا ہوا ہے

یہاں جب کسی نے پیار کیا
زمانہ اس سے خفا ہوا ہے

......☆......

میری دوستی کا اس نے اچھا صلہ دیا
برے وقت کی طرح مجھے بھلا دیا

میرے ساتھ پیار کا کھیل رچا کر
میری چاہت کو تماشہ بنا دیا

اس کا نام نہ دل سے مٹنے دیں گے
جس نے ہمیں خاک میں ملا دیا

ہم نے تو ہواؤں پہ تیرا نام لکھا
تو نے کیوں میرا نام دل سے مٹا دیا

ہمیں اپنے دل سے نکال کر
تم نے اپنا فیصلہ سنا دیا

......☆......

ہم جب انہیں شاعری سناتے ہیں خواب میں
صبح وہ پھول بھیج دیتے ہیں جواب میں

تیرے آنے کی راہ تکتی رہتی ہیں آنکھیں
ہلچل سی مچی رہتی ہے دل بے تاب میں

یہ کلیوں سے نازک لب ہیں یا مہ کے پیالے
ایسا نشہ کہاں ہو گا کسی بوتل شراب میں

میرے اشعار بھی میری طرح سدا بہار ہیں
انہیں لگاتا نہیں ڈکشن کا خضاب میں

میں سمجھوں گا میں بھی شاعر ہوں
جس دن میرے اشعار شامل ہوئے نصاب میں

......☆......

سنو دوست ہمیں تم سے اتنا ہی کہنا ہے
مجبور ہوں مجھے تم سے دور رہنا ہے

جدائی کی آگ میں تم تنہا نہیں جلو گے
تمھیں نہیں یہ عذاب مجھے بھی سہنا ہے

جب سے تم سے لڑے ہیں نینا
نہ دن کو سکوں نہ رات کو چینا

آج سے ہم دونوں کی راہیں جدا ہیں
ہمارا رب تم سے کچھ نہ لینا دینا ہے

اصغر کے اشکوں کا تم غم نہ کرو
انہیں بہنے دو ان کا کام ہی بہنا ہے

......☆......

اس نے ایسا فائدہ اٹھایا موقعے سے
میرا دیوانہ دل چھین لیا دھوکے سے

جنہیں دل میں آنا ہو وہ چلے آتے ہیں
ایسے لوگ کب رکتے ہیں روکے سے

میرے خوابوں میں وہ اچانک آکر
مجھے جگا دیتے ہیں سوتے سے

ہم سے دوری کا سبب بتاتے نہیں
وہ رہتے ہیں مجھ سے روٹھے سے

ہنسنے والوں کے ساتھ ہنستی ہے دنیا
کوئی بات نہیں کرتا روتے سے

......☆......

پیاری لگتی ہے جس کی ہر اک ادا
اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے خدا

درد کی موجوں میں ڈوب رہا ہوں
ایک بار تو دے دے مجھ کو صدا

تیری یاد مجھ سے کھو نہ جائے
اسے دل سے لگا کر رکھتا ہوں سدا

میں خوشیوں کی فصل بو رہا ہوں
اس کام میں تو آ کر میرا ہاتھ بٹا

اپنا عہد وپیمان یاد رکھنا
اسے بھلا کر مجھے دینا نہ سزا

......☆......

وہ روٹھے ہیں روٹھے رہنے دو
انہیں مناؤ مت غصے رہنے دو

جو ہونا تھا وہ ہو چکا محترمہ
اب پرانے تمام قصے رہنے دو

میری ساری خوشیاں تم لے لو
اپنے غم میرے حصے رہنے دو

ہم تیری ہستی میں ڈوب چکے ہیں
بڑا مزہ ہے ہمیں ڈوبے رہنے دو

تمہارا اور میرا رشتہ سچا ہے
باقی سارے رشتے رہنے دو

......☆......

عمر کٹ رہی ہے جدائی کے غم میں
مگر آنکھوں کو کرتا نہیں پرنم میں

نہ جانے کب اشعار کی آمد ہونے لگے
سدا جیب میں رکھتا ہوں قلم میں

زیست کی الجھنوں میں الجھ کر رہ گیا
ورنہ تجھ سے ملتا آکر صنم میں

ہر دروازے پہ دستک دے کر دیکھ لیا
یہاں کوئی کام نہیں آتا گردش ایام میں

اس دنیا میں چند دنوں کا ہوں مہمان میں
سوچتا ہوں آخر وقت انہیں کیا دوں پیغام میں

......☆......

جس شخص کا بسیرا میری نگاؤں میں ہے
میرا دل اسی ستمگر کی پناہوں میں ہے

محفل میں تو وہ مجھ سے خفا رہتا ہے
مگر یاد رکھنا اپنی دعاؤں میں ہے

ہیں اور بھی کئی کج ادا دوست
مگر وہ خاص سب بیوفاؤں میں ہے

وہ میرے لیے کوئی غیر نہیں ہے
اس کا نام میرے آشناؤں میں ہے

ایک بار اصغر کے شہر آکر دیکھ لو صنم
کتنا پیار برمنگھم کی فضاؤں میں ہے

......☆......

ہماری محبت کا عجیب عالم ہے
جتنا زیادہ پیار کروں گا کہتا ہے کم ہے

فقط وہ میری رانی ہے
یہ بندہ اس کا ملازم ہے

زمیں نے برف کی چادر اوڑھ لی ہے
مگر ہمارا دل ان کے پیار سے گرم ہے

اپنی ہر خطا پہ ہمیں بھرم ٹھہراتے ہیں
ان سے محبت کی یہی ہمارا جرم ہے

جس سے نشیب و فراز دور ہو جائیں گے
اصغر کے پاس ایسا اسم اعظم ہے

......☆......

سچی محبت کا کوئی طلبگار نہیں ملتا
مفاد پرست ملتے ہیں دلدار نہیں ملتا

میرے دل میں جو محبت بھری ہے
اس کا یہاں کوئی حقدار نہیں ملتا

جس نگر میں محبت کرنے والے ہوں
یہاں پر ہمیں ایسا کوئی دیار نہیں ملتا

عیار تو قدم قدم پے ملتے ہیں یہاں
دل کا جو سچا ہو ایسا یار نہیں ملتا

دنیا میں اصغر جیسے اور بھی کئی ہیں
جنہیں اپنے محبوب کا پیار نہیں ملتا

......☆......

یہ عشق ہے یا جنوں میرا
پیار میں کھو گیا سکوں میرا

میرا ساجن جب پاس نہیں
کون بنے گا حال زبوں میرا

مجھے کبھی آزما کر دیکھ لینا
تمہاری خاطر بہے گا خون میرا

جس پہ اپنا غصہ اتار سکو
گھر میں بناؤ ایک ستوں میرا

تیری یاد کے ساتھ ہوتے ہوئے
جیون ہے بڑا پر سکون میرا

......☆......

کیسے کہہ دوں کے صنم مغرور نہیں
میری بزم خیال میں آنا اسے منظور نہیں

محبت کے دعوے تو بڑے کرتے ہو
مگر بے رخی محبت کا دستور نہیں

اے دل ناداں ابھی حوصلہ نہ ہار
منزل نظر کے سامنے ہے دور نہیں

دل و نظر نے اس کا انتخاب کیا
اس میں میرا کوئی قصور نہیں

جس دن تم میرے ہو جاؤ گے
اب وہ دن دور نہیں

......☆......

مجھ سے روٹھے ہیں میری رہنمائی کرنے والے
ان کے سوا اور بھی ہیں حوصلہ افزائی کرنے والے

ہماری اس بزم میں ایک بار تو آ کر دیکھ جاناں
یہاں سب اہل دل ہیں پذیرائی کرنے والے

کہاں شعر و سخن کہاں میں، وہ تمہی تھے
میری سوچوں کو عطا بینائی کرنے والے

میرے دل کی ریاست کی حکومت سنبھالو
ایک تمہی تو ہو یہاں شہنشائی کرنے والے

اگ اب بھی تم نہیں دل کی صفائی کرنے والے
آج کے بعد ہم بھی نہیں غزل سرائی کرنے والے

......☆......

جو میرے پیار کا حسیں پیکر ہے
وہی مجھے کہتا ہے تو پتھر ہے

پیار نگر کو جانے والے پر دیسی
یہ سفر کانٹوں بھری راہ گزر ہے

تنہا جو راہ بڑی پر خطر ہے لیکن
ساتھی ہو ساتھ تو پیارا سفر ہے

لوگ جب ہمیں ساتھ دیکھتے ہیں
کہتے ہیں دیکھو تو کتنا حسیں منظر ہے

مجھے پتھر کہنے والے کو کیا خبر
اصغر کوئی پتھر نہیں گوہر ہے

......☆......

جس کی چاہت زندگی کا خواب تھی
وہ بھی مجھے چاہتی بے حساب تھی

رفتہ رفتہ وہ میرے پیار میں رنگ گئی
جو پڑھتی میری محبت بھری کتاب تھی

میں نے تمام عمر جس کے نام کر دی
میری کتاب زیست کا وہ احتساب تھی

مجھے اب بھی جب اس کا خیال آتا ہے
سوچتا ہوں وہ سراب تھی یا خواب تھی

جس کے دم سے زندگی مشکبار تھی
وہ ہستی ایسا خوشبو بھرا گلاب تھی

......☆......

ہم جیتے رہے جن کا سہارا لے کر
وہ مکر گئے نازک سا دل ہمارا لے کر

اپنی ساری خوشیاں ان پہ لٹا کر
ہم چلے آئے درد ان کا سارا لے کر

دل لے کر مکرنے کا یوں بدلہ لیں گے
ان کا دل نہ لوٹائیں گے ادھار لے کر

ان کے ہوش بھی ٹھکانے آجائیں گے
وہ ایسا نہ کریں گے دل دوبارہ لے کر

اپنے ساتھی کئی شکوے شکایتیں لے کر
تیرے د ر پر آیا ہے اک دکھیارا لے کر

......☆......

جسے مجھ سے کوئی نہ سروکار ہے
مجھے اس یار کی چاہت درکار ہے

وہ مجھے چاہتے ہیں انہیں چاہتا ہوں
ہم دونوں کے درمیاں انا کی دیوار ہے

اس کے ساتھ زندگی حسیں ہو جائے گی
اس کے بنا میری زندگی سو گوار ہے

سوچتا ہوں کس کو اپنی روداد سناؤں
جب میرا سانول سات سمندر پار ہے

اس کے آنے کی آس میں روتا رہا اصغر
مگر وہ نہ آئے، اب موت کا انتظار ہے

......☆......

خوشگوار لمحوں کو یادگار بنا لیتا ہوں
جو وقت گزر گیا اسے میں بھلا دیتا ہوں

میرے مولا نے مجھے ایسا ظرف بخشا ہے
میں زخم کھا کر بھی مسکرا دیتا ہوں

مجھے اداس دیکھ کر اسے غم نہ ہو
اس کے سامنے پیار سے مسکرا دیتا ہوں

جس دن وہ مجھ سے ملنے آتا ہے
راستے میں اشکوں کے دیپ جلا دیتا ہوں

اس کی خاطر جب کوئی نظم سنا دیتا ہوں
انسان تو کیا میں پتھروں کو رلا دیتا ہوں

......☆......

زخم اتنے ہیں کہ چھپائے نہیں جاتے
یہ تحفہ دینے والے بھلائے نہیں جاتے

عطا کرنے والے اپنے ہیں غیر نہیں ہیں
دنیا والوں کو تو یہ دکھائے نہیں جاتے

زندگی کے سفر میں کیسے بھی موسم آئیں
خوش رہتے ہیں آنسو بہائے نہیں جاتے

جنہیں ہم بھولنا چاہتے ہیں اکثر
وہی ستمگر ہم سے بھلائے نہیں جاتے

اب وہ بھی سب سے کہتے پھرتے ہیں
اصغر پہ اور ستم ڈھائے نہیں جاتے

......☆......

تیرے بن کچھ ایسے گزری ہے زندگی
ہوتی رہی ہے اپنے آپ سے شرمندگی

پیار کے تعاقب میں زمانے کی گردشیں
غم کے بھنور میں پھنسی ہے کشتی

تصور میں جب تجھ سے بات نہ کروں
زندگی میں نہیں کوئی ایسی گھڑی

میں خلوت کی ظلمت میں جی رہا تھا
تیری چاہ نے مجھے بخشی ہے روشنی

تیرے اسکول میں آ گیا ہے تیرا ودیھارتی
تو اصغر کو سکھا دے انساں شناسی

......☆......

کبھی کبھی جو پاتا تھا دل میں پھیرا
رفتہ رفتہ اس نے یہیں لگا لیا ہے ڈیرہ

ہم نے آج تک جسے دیکھا نہیں
تصور میں بس گیا ہے وہ چہرہ

سدا کے لیے زندگی میں چلے آؤ
ذرا بتا تو سہی کیا خیال ہے تیرا

میرے گھر کے بام و در چمک اٹھیں
جو یہاں پہ تیرا ہو جائے بسرا

جس کے دم سے ہے میری زندگی
وہی میری شام وہی سویرا

......☆......

جب میرے اشعار کا جادو چل جائے گا
دیکھنا اس کا دل بھی پگھل جائے گا

اس دن اسے مجھ سے محبت ہو جائے گی
جب وہ پیار کے رنگ میں ڈھل جائے گا

ایک بار اس کے دل میں جب گھر کر گیا
میں کوئی بھوت نہیں جو نکل جائے گا

مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ جانم
تنہائی کا ناگ مجھے جنگل لے جائے گا

اس کے دل کو بدل کر وہی دم لے گا اصغر
یہ کوئی برا وقت نہیں جو ٹل جائے گا

......☆......

اصغر کو غم دے یا خوشحال رہنے دے
مجھے اپنی محبت کا یرغمال رہنے دے

درد دل کی کتنی پیاری لذت ہے
جیسا بھی ہے میرا حال رہنے دے

میری فکر چھوڑ تو اپنی فکر کر
اپنے بارے سوچ میرا خیال رہنے دے

برف باری میں تجھے سردی نا لگے
تحفے میں کشمیری شال رہنے دے

میں تیری محبت میں کھو چکا ہوں
اب تو اپنے سارے جال رہنے دے

......☆......

اس طرح محبت کا حق ادا کرتا ہوں
میں جو وعدہ کروں وفا کرتا ہوں

جن لوگوں کے کئی روپ ہوتے ہیں
ان سے کسی حال نا نبھاہ کرتا ہوں

اسے میری نیت پہ شک رہتا ہے
جس سے محبت بے پناہ کرتا ہوں

میں ہر کسی سے وفا کرتا ہوں
ہر بار یہی جرم یہی گناہ کرتا ہوں

ہر کام میں اعتدال روا رکھتا ہوں
مگر الفت میں انتہا کرتا ہوں

......☆......

ان سے بے رخی کا حساب لینا ہے
اپنی ہر بات کا ہمیں جواب لینا ہے

میری نیکیوں کو میرے گناہ کھا گئے
صدقہ جاریہ کے سہارے ثواب لینا ہے

جو روشنی بن کر میری رہنمائی کرے
مجھے آنکھوں میں ایسا خواب لینا ہے

اپنے مولا سے ہر روز یہی کہتا ہوں
مجھے آپ سے محبوب نایاب لینا ہے

......☆......

میرا یار جو سات سمندر پار ہے
وہی میری دنیا وہی سنسار ہے

مجھے فقط اسی سے محبت ہے
صرف وہی میرے پیار کا حقدار ہے

اس کی جدائی کا غم کہاں بساؤں
میرے پاس پہلے غموں کی قطار ہے

تیرے دم سے زندگی میں بہار ہے
وہ جینا کیا جینا ہے جو تیرے بغیر ہے

......☆......

آخر ہمیں بھی دل جیتنے کا کمال آہی گیا
ان کے حسن پہ میرے پیار کا جمال آہی گیا

آج بڑے دنوں بعد انہیں میرا خیال آہی گیا
نصرت سے میرے چہرے پہ جلال آہی گیا

میرا دل جب خوشی سے جھومنے لگا
مجھے ایسا لگا کے لمحۂ وصال آہی گیا

اشکوں کی کچھ ایسی رم جھم ہوئی
ان کا خیال آتے ہی دل میں ابال آہی گیا

رقیبوں کی باتوں کا ان پہ ہوا یہ اثر
ان کے دل کے آئینے میں بال آہی گیا

......☆......

یہاں قدم قدم پر نئے فنکار ملتے ہیں
مگر خوش نصیبوں کو سچے یار ملتے ہیں

ہمیں تم سے کوئی گلہ نہیں دوست
آپ کیوں ہو کر شرمسار ملتے ہیں

حضور! آپ جیسوں کی ہمیں کیا کمی
ایک مانگیں تو کئی ہزار ملتے ہیں

دل میں جب بھی جھانکتا ہوں
وہاں ان کی رہائش کے آثار ملتے ہیں

بیوفاؤں کی دنیا میں وفا نہ ڈھونڈ اصغر
یہاں بہت کم لوگ وفادار ملتے ہیں

......☆......

جو کسی دشت نہ بیاباں میں رہتا ہے
وہی ہر گھڑی میرے گماں میں رہتا ہے

غم نہ فکر نہ کسی کا ڈر نہ خوف
وہ ہر گھڑی حفظ و اماں میں رہتا ہے

جو میرے دل کے آشیاں میں رہتا ہے
وہی میرے جسم و جاں میں رہتا ہے

خوشیاں اس کے قدم چومتی ہیں
جب سے وہ میرے جہاں میں رہتا ہے

......☆......

ان سے جو بھی ملا وہی غنیمت ہے
شائد ہمارے خلوص کی یہی قیمت ہے

اب کسی سے مراسم نہ بڑھائیں گے
ہمیں اور غم سہنے کی اب نہ ہمت ہے

ان کی نظر میں میرا پیار جھوٹا ہی سہی
میرے لیے ان کی محبت ایک حقیقت ہے

آج اس نے جو پوچھا میری اداسی کا سبب
کہا دل ہی ٹوٹا ہے باقی سب خیریت ہے

اصغر کے ارمانوں کا سر عام خون ہوا لوگو
مجھ سے کیوں نا کرتا کوئی تعزیت ہے

......☆......

میری زندگی نہ کر بے آرام کر ساقی
اپنی آنکھوں کے نام کا جام بھر ساقی

جو ہو سکے تو میرا ایک کام کر ساقی
میرا یہ دیوانہ دل اپنے نام کر ساقی

جہاں ہم تم سے پہلی بار ملے تھے
آ تجھے لے چلوں اسی مقام پر ساقی

یہ دنیا مجھے پارسا نہ سمجھ لے
میرے سر کوئی تو الزام دھر ساقی

تیرے مہ خانے کا بڑا پرانا رند ہوں
سب کے سامنے میرا احترام کر ساقی

اپنے ہونٹوں سے لگا کر امرت کر دے
اپنے لبوں کو رکھ دے جام پر ساقی

......☆......

شہر کا ہر مکیں اداس ہے نہ جانے کیوں
سب کی آنکھ میں یاس ہے نہ جانے کیوں

اس دنیا میں جتنے بھی پرانے پاپی ہیں
ان کے تن پہ اجلا لباس ہے نہ جانے کیوں

دور حاضر کے لوگوں کی زبان میں
پہلی جیسی ناباس ہے نہ جانے کیوں

حلوائی میرے شعر جلیبی میں ڈالتے ہیں
ان میں بے حد مٹھاس ہے نہ جانے کیوں

میں دن بھر اس کی تصویر دیکھتا رہتا ہوں
پھر بھی بجھتی نا پیاس ہے نہ جانے کیوں

اپنی تمام عمر محنت کرتے گزری اصغر
مگر دولت نہ اپنے پاس ہے نہ جانے کیوں

......☆......

خوشی یاد رہتی ہے نہ غم یاد رہتے ہیں
ہمیں فقط صرف ان کے کرم یاد رہتے ہیں

ماضی کی تلخیوں کو بھلا دیتے ہیں
مگر ہمیں پیار کے موسم یاد رہتے ہیں

ہمارے ذہن میں کوئی بات نہیں رہتی
مگر پیار میں جو ملے تھے زخم یاد رہتے

نفرت کرنے والوں کو یاد نہیں رکھتے
جن سے پیار ملا وہ نام یاد رہتے ہیں

پیار کرنے والوں کو ہم بھلاتے نہیں
زندگی بھر ہمیں ظالم یاد رہتے ہیں

......☆......

جب سے وہ دل میں آباد ہوئے ہیں
میرے چین و سکون برباد ہوئے ہیں

ان کی تعریف میں جو اشعار لکھے
وہی ہمارے جھگڑے کی بنیاد ہوئے ہیں

اب ہم بھی پیار کا اظہار کر سکتے ہیں
بڑی محنت سے فلمی مکالمے یاد ہوئے ہیں

جو ایک بار گیسوئے یار کے اسیر ہو گئے
وہ لوگ زندگی بھر نہ آزاد ہوئے ہیں

......☆......

محبت کی راہوں پہ ہم بھی چل تو پڑے ہیں
مگر سنا ہے ان راہوں میں پیچ وخم بڑے ہیں

کہیں دل لگانے سے قبل اتنا سوچ لینا
چاہ کی جنگ میں کئی عاشق مرے ہیں

ہم نے بھی محبت کی بازی کھیلی تھی
دیکھ لو ابھی جدائی کے زخم ہرے ہیں

جنہوں نے سچے دل سے محبت کی ہے
انہوں نے خوشیوں سے دامن بھرے ہیں

ہمیں کسی کی محبت مل ہی جائے گی
سبھی جانتے ہیں ہم آدمی کھرے ہیں

عنوان محبت پہ تم نے کیا اشعار کہے اصغر
یوں لگتا ہے جیسے تو نے موتی جڑے ہیں

......☆......

آج تو جیسا شجر لگائے گا
کل ثمر بھی ویسا پائے گا

اپنی عاقبت سنوار لے بندے
ورنہ بعد میں تو پچھتائے گا

وہی اعمال ساتھ جائیں گے
جو کچھ تو دنیا میں کمائے گا

جب نفسا نفسی کا عالم ہو گا
تب بیٹا نہ باپ کے کام آئے گا

دنیا کی ہر شے کو فنا ہونا ہے
باقی نام اللہ کا رہ جائے گا

......☆......

یہاں ایسا صلہ ملتا ہے وفاؤں کا
روپ سامنے آ جاتا ہے آشناؤں کا

زندگی میں جتنی مسرتیں ہیں
یہ سب نتیجہ ہے تیری دعاؤں کا

ہم تو پیارے یاروں سے ڈرتے ہیں
ہمیں خوف نہیں ہے دشمنوں کا

میں اب تزکیۂ نفس کر رہا ہوں
گلہ گھونٹ کر سب خواہشوں کا

اپنے بیمار کی حالت دیکھ کر بولے
یہ سب کفارہ ہے تیرے گناؤں کا

......☆......

ہم سے جب کوئی کرتا ہے بات
ہم پہچان لیتے ہیں اس کی ذات

کم ظرف سے دوستی نہیں کرتے
یہ لوگ دکھا دیتے ہیں اپنی اوقات

جسے کسی سے ہوتی ہے محبت
سمجھو اسے یہیں مل گئی جنت

جو لوگ پیار کی قدر نہیں کرتے
بار بار ملتی نہیں ایسی نعمت

پیار محبت کے دشمنوں پے
اصغر بھیجتا ہے اللہ کی لعنت

.....☆......

تمہی میری شام تمہی سویرا جی
تمہارے سوا کوئی نہیں میرا جی

تیرے دم سے ہے زندگی میں اجالا
تیرے بن زیست میں ہے اندھیرا جی

جب تم نہیں پاتے ادھر پھیرا جی
پھر غم ڈال لیتے ہیں یہاں ڈیرا جی

تمہاری صورت میں کیسے بھلا دوں
آنکھوں میں رہتا ہے تمہارا چہرہ جی

اصغر اور کا خیال دل میں کیسے لائے
یہ غریب تو ازل سے ہے تیرا جی

......☆......

جو لوگ زیادہ بخیل ہوتے ہیں
ایک دن وہ ضرور ذلیل ہوتے ہیں

سچ کا لوگ ساتھ نہیں دیتے
جھوٹے کے بڑے وکیل ہوتے ہیں

جہاں شیاطین کی بھر مار ہو
وہاں پارسا لوگ قلیل ہوتے ہیں

جن کی سیرت اچھی ہوتی ہے
وہی حسین وجمیل ہوتے ہیں

کوئی نہ پڑے اس کی مرضی
ورنہ میرے اشعار نہ طویل ہوتے ہیں

......☆......

میری روح جس کی داسی ہے
میرا وہ محبوب بڑا سیاسی ہے

اس کی دید کی آنکھ پیاسی ہے
جسے ملنے کو دل میں بے تابی ہے

سب پوچھتے ہیں روٹھنے کا سبب
ہم بھلا کیا کہیں بات ذرا سی ہے

نہ جانے کیسی یہ ہوا چلی ہے
نہیں نزلہ زکام ہمیں کھانسی ہے

ہم دونوں سے خفا شہر کا قاضی ہے
کہ میاں کیوں بیوی سے راضی ہے

......☆......

بڑا عجیب و غریب یارانہ ہے ان کا
مشغلہ مجھ کو رلانا ہے ان کا

دل توڑتے ہوئے کبھی سوچتے نہیں
یہ کام تو بڑا پرانہ ہے ان کا

مجھے ستا کر انہیں سکوں ملتا ہے
میرے اشکوں سے بھرا پیمانہ ہے ان کا

اصغر تیرے مقدر میں رونا لکھا ہے
یہ تازہ ترین بہانہ ہے ان کا

......☆......

جسے میں چاہتا ہوں کسی پاگل کی طرح
وہ میرے ذہن میں رہتا ہے خیال کی طرح

مجھ سے ابھی تک وہ حل نہیں ہو پاتا
وہ شخص ہے حساب کے سوال کی طرح

شائد اس کے علم سے فیض پا سکوں
اس سے بات کرتا ہوں جاہل کی طرح

جب وہ اپنے دل کا دروازہ نہیں کھولتا
بیٹھ جاتا ہوں وہاں کسی سائل کی طرح

اس کی ہر بات سمجھ آنے لگی ہے
پڑھتا رہتا ہوں اسے تاریخی ناول کی طرح

......☆......

بڑی شاداب ہیں محبت کی راہیں
آؤ ہم ان راہوں میں کھو جائیں

خود کو سدا کے لیے ہم بھول جائیں
ایک بار جو تم سے مل جائیں نگاہیں

چلو کسی ایسی جگہ گھر بنائیں
جہاں لوگ ہمیں ڈھونڈ نہ پائیں

تم سے غم کے سوا کچھ نہ ملا
بتاؤ کیسے خوشی کے گیت گائیں

ایک دب تمہارے دل تک پہنچیں گی
صبح و شام جو دیتے ہیں سدائیں

......☆......

کچھ اس طرح سے رسم الفت ادا کر دیتا ہوں
جب محبت کرتا ہوں تو میں انتہا کر دیتا ہوں

بہت لوگ ہیں جو مجھے برا کہتے رہتے ہیں
میں ان کے لیے ہدایت کی دعا کر دیتا ہوں

میں صرصر پہ اگر پیار بھری نگاہ ڈال دوں
اپنی ایک نظر سے اسے صبا کر دیتا ہوں

میری سمت دیکھ کر ج پیار سے مسکرائے
منہ زبانی اسے سات آسمان عطا کر دیتا ہوں

......☆......

تم نے جو پوچھا ہے کہ میں کہاں رہتا ہوں
دل میں جھانک کر دیکھو میں وہاں رہتا ہوں

مجھے تم سے کوئی کیسے جدا کرے گا
تیرے دل کی دھڑکنوں میں نہاں رہتا ہوں

مجھے شہر شہر گاؤں گاؤں ڈھونڈا نا کر
میں تیرے دنوں تیری راتوں میں رہتا ہوں

کبھی دنیا کے غموں کبھی الجھنوں میں
کبھی سازشوں کبھی پناہوں میں رہتا ہوں

ناجانے کب ساقی سے میرا ملن ہو جائے
جدائی کا غم بھلانے میخانوں میں رہتا ہوں

......☆......

لبوں پہ ہر پل ثناء خوانی ہے آپ کی
مجھے اپنا بنا لیا مہربانی ہے آپ کی

آپ کا خط پڑھ کر ہم پہ یہ بھید کھلا
مجھ سے کتنی ملتی ہے کہانی آپ کی

زندگی بھر آپ نے میرا کتنا خیال رکھا
میرے لیے یہ بہت بڑی قربانی ہے آپ کی

آپ شکل سے نہیں دل کے بھی اچھے ہیں
بڑی مدت بعد ہم نے قدر جانی ہے آپ کی

میرے ہونٹوں پہ جو مسکان ہے
ایک یہی تو نشانی ہے آپ کی

......☆......

میرے دل میں وہ آتے جاتے رہتے ہیں
سپنوں میں بھی لگا تار آتے رہتے ہیں

ہماری جب ان سے ملاقات ہوتی ہے
میری سنتے نہیں اپنی سناتے رہتے ہیں

وہ روٹھنے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں
دن رات ہم انہیں مناتے رہتے ہیں

ہم بھی ان کی طرح شرمیلے ہیں
نہ کیوں وہ ہم سے شرماتے رہتے ہیں

اصغر معصوم پہ یہ ستم ڈھاتے ہیں
ہم پھر بھی مسکراتے رہتے ہیں

......☆......

مجھے بھول جائیں یہ ان کی فطرت نہیں
لگتا ہے انہیں کاموں سے فرصت نہیں

ایک ایک کر کے ٹوٹے ہیں دل کے ارماں
اب میری آنکھوں میں کوئی حسرت نہیں

خوشیوں کی برسات بھی ہو جائے تو کیا
اب تو ہمیں مسکرانے کی طاقت نہیں

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پیار کر بیٹھے
یہ ہماری بے بسی تو ہے مگر حماقت نہیں

ہم ان سے شکوے کریں جفا کے
دل والوں کی ایسی عادت نہیں

......☆......

ایک وہی تو میرا پیار میری بندگی ہے
اگر وہ شریک سفر نہیں پھر کیا زندگی ہے

اس کے دم سے زیست میں ہلچل مچی ہے
ورنہ چاروں سمت خامشی ہی خامشی ہے

اس میں ہر چھوٹا بڑا پِس جاتا ہے
جو زندگی کی تیز چکی ہے

ویران جیون کی راہیں روشن ہو گئیں
ہمیں جب سے ملی چاہت کی چاندنی ہے

تھوڑے آنسو تھوڑی خوشیاں ٹوٹے سپنے
زندگی بھر کے پیار کی ہوئی یہ آمدنی ہے

اس سے آنسوؤں کے سوا کچھ نہ ملا اصغر
جسے سمجھے تھے کہ وہ بڑا سخی ہے

......☆......

کڑے وقت میں جو بندہ کرتا ہے صبر
ایک دن اسے ملتا ہے اس بات کا اجر

تجھے اپنی ہر بات کا جواب دہ ہونا ہے
یہ بات تجھے سدا یاد رہے او بے خبر

تو جو بوئے گا آج وہی کاٹے گا کل
شائد میری بات کا تجھ پہ ہو جائے اثر

دیکھنا تجھے بھی مجھ سے پیار ہو جائے گا
ایک بار انا کے محل سے نیچے تو اتر

یہ عمر بھر رہے گا بن کر وفا کا پیکر
نہ بدلا ہے نہ کبھی بدلے گا اصغر

......☆......

سارا دن تیری یادوں میں ڈوبا رہتا ہوں
مجھے تم سے محبت ہے اتنا کہتا ہوں

میں چاہت کا ایک ایسا سمندر ہوں
جو ہر پل تیرے دل کے اندر بہتا ہوں

زندگی میں اکیلے تمھی نہیں دکھی
میں بھی تمہارے ساتھ غم سہتا ہوں

ابتداء عشق تو بڑے شوق سے کی ہے
انجام کیا ہو گا اسی سوچ میں رہتا ہوں

آخر میں تم سے اتنا ہی کیوں کہتا ہوں
میں زندگی کی طرح تمہیں چاہتا ہوں

......☆......

ہم وہ نہیں جو یار کو خوشی میں بھول جاتے ہیں
جب تمہارا خیال آتا ہے خوشی سے پھول جاتے ہیں

رب کائنات نے محبت کو ایسی طاقت بخشی ہے
جس کے راستے کے کانٹے بن کنول جاتے ہیں

اللہ ایسے لوگوں کی دائیں قبول نہیں کرتا
جو دولت کے نشے میں ہو بے عمل جاتے ہیں

زیست میں غموں کی آندھیاں آتی رہتی ہیں
غم کھا کر بھی اہل دل سنبھل جاتے ہیں

کسی میں چہرے پہ نظر پڑتے ہی
لوگ بھول زندگی کے اصول جاتے ہیں

......☆......

صورت نورانی ہے اس کی
مجھ پہ مہربانی ہے اس کی

زمیں کی مخلوق ہو کر بھی
سوچ آسمانی ہے اس کی

مجھ جیسے سے پیار کرنا
بہت بڑی قربانی ہے اس کی

جس طرح اس کا پیار امر ہے
اسی طرح میری محبت جاودانی ہے

آج کل اصغر کے دل و جگر پر
صرف حکمرانی ہے اس کی

......☆......

دنیا میں یار ہمارے بہت ہیں
اس کام میں خسارے بہت ہیں

ہم درد کے ماروں کا کوئی نہیں
دولت والوں کے سہارے بہت ہیں

ہم سمجھے کے ہم دکھی ہیں
یہاں درد کے مارے بہت ہیں

راتوں کو جب نیند نہیں آتی
گننے کے لیے ستارے بہت ہیں

اصغر کی زندگی کا ہمسفر نہ بن
میری راہوں میں شرارے بہت ہیں

......☆......

غریبوں کو کوئی سلام نہیں کرتا
اچھے لوگوں کا احترام نہیں کرتا

مجھے اپنے قفس میں بند کر کے صیاد
کیوں میرا کام تمام نہیں کرتا

ہو سمت دھوکہ و چور بازاری ہے
انسان کیوں اچھے کام نہیں کرتا

جو کوئی سچ کا پرچار کرتا ہے
اس بندے سے کوئی کلام نہیں کرتا

اس نفرت بھری دنیا میں اصغر
کیوں ہر کوئی محبت عام نہیں کرتا

......☆......

اے دوست تجھ پہ حالت ہے عیاں میری
ایک بار تو آ کر سن لے داستان میری

راتوں کو چاند ستارے رونے لگتے ہیں
وہ جب سنتے ہیں آہ وفغاں میری

غم کی برسات کبھی تھمنے نہ پائے
ایک بار جو روداد سن لے آسماں میری

میں ڈھونڈ تا رہا جسے برسوں
محبت نے دکھایا کہ منزل ہے کہاں میری

اصغر کب سے بدنام تھا زمانے میں
اب تیری ہستی ہے پہچان میری

......☆......

مزاج جن کے گرم ہوتے ہیں
دل ان کے بڑے نرم ہوتے ہیں

جو ستم ڈھاتے ہیں عاشق پر
کچھ ایسے بھی صنم ہوتے ہیں

انہیں محبوب پیارے ملتے ہیں
اچھے جن کے کرم ہوتے ہیں

تلوار کے گھاؤ تو بھر جاتے ہیں
بھرتے نہیں جو ہجر کے زخم ہوتے ہیں

جو محبت کو زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں اصغر
دنیا میں ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں

......☆......

جب سے وہ مجھے دغا دے گیا ہے
میرے سخن کو رنگ نیا دے گیا ہے

راتوں کی تنہائی دنیا کی رسوائی
مانگا تھا کیا اور وہ کیا دے گیا ہے

نہ جانے کب اس سے رہائی ملے گی
جو اپنے ہجر کی وہ سزا دے گیا ہے

ہم انہیں سینے سے لگا کر رکھیں گے
ہمیں یادیں وہ بے پناہ دے گیا ہے

چھین کر لے گیا اصغر کی ساری خوشیاں
میری وفاؤں کا وہ یہ صِلہ دے گیا

......☆......

کسی کو سدا کے لیے اپنا بنا کر دیکھ
آنکھوں کے سمندر میں غوطہ لگا کر دیکھ

زندگی میں خوشیاں پھر لوٹ آئیں گی
کسی دل میں خود کو بسا کر دیکھ

جو پیار کے بڑے دعوے کرتا رہتا ہے
بھید کھل جائے گا ایک بار آزما کر دیکھ

دیکھنا وہ بھی مجھے چاہنے لگے گی
ایک بار اس کی گلی میں جا کر دیکھ

اصغر کو بھولنا بڑا ناممکن ہے جاناں
چل آج اسے اپنے دل سے بھلا کر دیکھ

......☆......

تاریک راتوں کو جب تیرگی وار کرتی ہے
پھر مجھے تیری یاد بڑا بیقرار کرتی ہے

میں نے اپنا دل تو تیرے نام کر دیا ہے
کیا تو بھی مجھ سے پیار کرتی ہے

تیرے آنے سے قبل ویراں تھی زندگی
تیری محبت اسے پر بہار کرتی ہے

تم نہ جانے کہاں چھپے بیٹھے ہو دوست
میری تنہائی تمہیں یاد بار بار کرتی ہے

مجھے تم سے اور کچھ بھی نہ چاہئے
اصغر کی آنکھ صرف مسرت دیدار کرتی ہے

......☆......

یہ بندہ آپ کا تابعدار ہے
سچے دل سے غمخوار ہے

جس نے میرا سہارا لیا
اس کا بیڑہ ہوا پار ہے

تم پہ آنچ آنے نہ دے گا
یہ جو تمہارا با وفا یار ہے

تمہیں ہم سے نفرت سہی
مگر ہمیں تم سے پیار ہے

دشمن زمانے سے نہ گھبرانا
اصغر تمہارا طرف دار ہے

......☆......

میری فریاد سنتا جا اوہ جانے والے
کہاں چلا مجھے کر کے غموں کے حوالے

دنیا میں مجھے تنہا چھوڑ کر جانے والے
بتا کیسے تجھے بھلاؤں یاد آنے والے

تیرے غموں کو سمندر میں بہانے چلا ہوں
یہ نہ ہو کوئی درد بھری موج مجھے بہا لے

کیسے جوڑوں تیری یادوں کی کرچیاں
جنہوں نے زیست کے آئینے چور کر ڈالے

کسی اور کی سمت دیکھوں گا نہیں
جو تو اصغر کو اپنا بنا لے

......☆......

زندگی میں مصائب ہمیں دشواری ہے
غم سے نڈھال ہیں بری حالت ہماری ہے

بنگلے کاروں پہ اترانے والو ذرا سوچو
جو تمہاری سانس ہے یہ ادھاری ہے

وہ اسے میری مبالغہ آرائی سمجھے گی
جو مجھے ساری دنیا سے پیاری ہے

اب مجھے خوشیوں کی تمنا نہیں رہی
تیرے ہجر کے غم سے میری یاری ہے

اصغر کے حال پہ ہنسنے والو سوچ لینا
آج ہماری تو کل تمہاری باری ہے

......☆......

یہ کام حسب ضرورت کر رہا ہوں
اس کے شہر سے ہجرت کر رہا ہوں

دور رہ کر بھی اسے بھول نہ پاؤں گا
پھر نہ جانے کیوں یہ زحمت کر رہا ہوں

اسے دیکھ کر دل کو سکوں ملتا ہے
تیری تصویر کی زیارت کر رہا ہوں

اپنے سینے سے اسے لگائے رکھتا ہوں
یوں تیری تصویر کی حفاظت کر رہا ہوں

اپنی خوشیوں کے عوض غم لے کر
بڑی فائدے کی تجارت کر رہا ہوں

......☆......

حقیقت کو فسانہ بنا دیتی ہے دنیا
ایک نیا تماشہ روزانہ بنا دیتی ہے دنیا

جو لوگ اس کے آگے جھکتے نہیں
انہیں دشمنی کا نشانہ بنا دیتی ہے دنیا

پریمیوں کے دل میں نفرت کے بیج بو کر
اپنے پریمی سے انجانا بنا دیتی ہے دنیا

جو معاشرے کے ٹھیکیداروں کو آئینہ دکھائے
ایسے انسانوں کو دیوانہ بنا دیتی ہے دنیا

انسان کے ارمانوں کا خون بہا کر اصغر
کوئی نیا بہانہ بنا دیتی ہے دنیا

......☆......

جب زلف اس کی لہراتی ہے
پھر کالی گھٹا چھا جاتی ہے

جب غم کے بادل چھائے ہوں
اس کے آنے سے بہار آ جاتی ہے

چاہ کے غنچے ہرے ہو جاتے ہیں
جب پیار سے وہ مسکراتی ہے

ان کا دل جیت کے دم لیں گے
سنا ہے محنت رنگ لاتی ہے

میرا تن من اب اسی کا ہے
کبھی دل کبھی خیالوں میں آتی ہے

......☆......

ان کے لیے تو یہ دل لگی ہے
مگر ادھر ہماری جان پہ بنی ہے

ہر روز آنسوؤں سے بجھاتے ہیں
جو ہجر کی آگ دل میں لگی ہے

عید کے دن صرف تیرا انتظار ہے
میری امید پلکیں بچھائے کھڑی ہے

دیکھو ہمیں آج بھی تمہارا خیال ہے
اور ایک تم ہو جسے اپنی پڑی ہے

عید کا دن ہے موقعہ بھی ہے
آجا آج گلے ملنے کی گھڑی ہے

......☆......

وہ سنتا نہیں میری کوئی فریاد
ظالم اپنے قفس سے کرتا نہیں آزاد

ایک مدت سے قفس میں قید ہوں
میرے صبر کی وہ دیتا نہیں داد

جس کے دل میں ذرا بھی رحم نہیں
کچھ ایسا بے دردی ہے میرا صیاد

ہم بھی کبھی آزاد پنچھی تھے
اب کچھ بھی نہیں ہے ہمیں یاد

مجھے جس نے برباد کیا
اللہ سدا اسے رکھے آباد

......☆......

ایک کام چھوٹا تو دوسرا مل گیا
ایک مزدور کو اس کا انعام مل گیا

ہماری محنت کا ہمیں یہ صلہ ملا
کسی دل میں اونچا مقام مل گیا

میں دن بھر اس خط کو چومتا رہا
ان کی جانب سے جو پیغام مل گیا

انہیں میرے دل میں آکر سکوں ملا
مجھے ان کے دل میں آرام مل گیا

اصغر کے بیقرار دل کو قرار آیا
جب ان آنکھوں کا سلام مل گیا

......☆......

میرا دل تیرے در کا سوالی ہے
الفت کا کشکول ابھی خالی ہے

جس کا محبوب اس کے ساتھ ہے
ان کے لیے ہر سمت ہریالی ہے

جی تو چاہتا ہے مسکرانے کو
کسی نے ہنسی چرالی ہے

تمہاری طرح یہ محبوب خیالی ہے
مگر اس کا کردار بڑا مثالی ہے

آ اس گلشن کا کاروبار سنبھال
میرے باغ کا تو ہی مالی ہے

......☆......

مجھے دل کی بات وہ کہنے نہیں دیتا
کچھ دل میں بھی رہنے نہیں دیتا

یہ میرا اور میرے غموں کا معاملہ ہے
رنج و الم مجھے تنہا سہنے نہیں دیتا

میری خوشیوں کا بڑا خیال رکھتا ہے
کسی پل مجھے اداس رہنے نہیں دیتا

مجھ سے ملنے کا وعدہ بھی نہیں کرتا
اپنی جدائی میں مجھے رونے نہیں دیتا

خط کی صورت ڈاک میں زخم بھیج دیتا ہے
اپنے اشکوں سے انہیں دھونے نہیں دیتا

......☆......

ہم جس سے پیار کرتے ہیں
وہی ہمیں اشکبار کرتے ہیں

پرانے سبھی طریقے آزما چکے
چلو اب کوئی نئی راہ اختیار کرتے ہیں

مردہ دلوں کو اشعار سنا کر
ان کے جذبات بیدار کرتے ہیں

آج تک کوئی دل نہ جیت سکے
مگر کوشش لگا تار کرتے ہیں

ہم جس سے آنکھیں چار کرتے ہیں
اس کی زندگی کو برگ و بہار کرتے ہیں

......☆......

اس بات کے گواہ ہیں تیرے شہر کے لوگ
وہ تمہی ہو جس نے لگایا پیار کا روگ

جو سانحہ ہونا تھا وہ آخر ہو کر رہا
اب کس بات کا ہم لوگ منائیں سوگ

تیرا پیار اگر مجھ کو مل نہ سکا
رانجھے کی طرح اپنا لیں گے جوگ

تم اصغر کی زندگی میں کیا آئے
دشمن ہو گئے ہیں سب لوگ

......☆......

کسی زمانے میں جو کرتا تھا مجھے پیار
مجھے سے دور ہوتا جا رہا ہے وہ یار

جو ستمگر آج مجھے پہچانتا ہی نہیں
میرا دل ہے اس کی محبت میں گرفتار

نہ جانے اسے میرا کب خیال آئے گا
جس کی خاطر ہم جان دینے کو ہیں تیار

میرے مولا یہ دنیا کتنی حسیں ہوتی
یہاں بسنے والے بھی اگر ہوتے ایماندار

ہم تو ہر کسی سے مخلص رہے اصغر
مگر ہمیں ہر کسی سے ملے آزار

......☆......

صرف تیری خاطر اے یار میں لکھتا ہوں
خون جگر سے جو اشعار میں لکھتا ہوں

کئی بار کچھ لکھنے کا ارادہ تو نہیں ہوتا
تیری چاہ میں ہو کر بیقرار میں لکھتا ہوں

میں ان میں ہر طرح کے رنگ بھرتا ہوں
کیا کہوں کیسے یہ شاہکار میں لکھتا ہوں

اصغر کی طرح یہ سب بھی دکھی ہیں
اپنی نظموں کے کردار جو میں لکھتا ہوں

کچھ انسانوں کی طرح اشعار بھی پیارے ہوتے ہیں
دن میں جنہیں بار بار میں لکھتا ہوں

......☆......

دل پر کچھ ایسا وار کر گیا ہے کوئی
میرے سوئے درد بیدار کر گیا ہے کوئی

جو پیار کے محل بنائے تھے ہم نے
پل بھر میں انہیں مسمار کر گیا ہے کوئی

جسے پھول سا نازک سمجھا تھا
میری زیست کو پرخار کر گیا ہے کوئی

اگر وہ ملے تو اسے صرف اتنا کہنا
تیری جدائی سے مر گیا ہے کوئی

سوچتے ہیں اس کے پیار کا کیا جواب دیں
جو چپکے سے کوئی پیار کا اقرار کر گیا ہے

......☆......

میں تیرا پیار بن کر آیا ہوں
قبول کر لے یار بن کر آیا ہوں

جس پہ سدا بہار رہتی ہے
میں وہ گلزار بن کر آیا ہوں

اس دنیا میں تو تنہا نہیں
تیرا طرفدار بن کر آیا ہوں

اب تم بے فکر ہو جاؤ جاناں
تیرا غم گسار بن کر آیا ہوں

شائد کچھ لوگ تمہارے خلاف بولیں
میں تیرا طرفدار بن کر آیا ہوں

......☆......

جو ہنستے ہیں دوسروں کی بے بسی پر
کل لوگ ہنسیں گے ان کی بے بسی پر

ہم جہاں میں محبتیں بانٹنے والے لوگ
رونا آتا ہے دنیا داروں کی بے حسی پر

یہ بات اگر انسانوں کے بس میں ہوتی
تو وہ پہرے لگا دیتے دوسروں کی ہنسی پر

جن پارساؤں کے قول وفعل میں تضاد ہے
حیران ہوں ان کی ڈبل سٹینڈرڈ پالیسی پر

ہماری زندگی میں بھی بہاریں لوٹ آئیں
جو خوشی کے بادل برسیں دل کی بستی پر

دنیا کی تلخیوں کا بھی کبھی ذکر کیا کرو اصغر
کیوں لکھتے رہتے ہو ان آنکھوں کی مستی پر

......☆......

کسی کے عشق میں ہو گیا قصۂ جنوں کا آغاز
میرے لیے محبت ہی بندگی محبت ہی نماز

جس نے عشق کے اسرار و رموز جان لیے
سمجھو وہ ہو گیا سب انسانوں سے ممتاز

ہمارا نام عاشقوں کی فہرست میں آئے گا
جب جان جائیں گے عشقِ حقیقی کے راز

ہم تو کسی بات کا کبھی کرتے نہیں اعتراض
کیا ہوا جو ہمارے خلاف ہوتی رہتی ہے ساز باز

اصغر کو چھوٹا سمجھ کر کچھ کہنے نہیں دیتے
کبھی اس کی بھی تو سنیئے جناب بندہ نواز

......☆......

تیری جدائی کی آنچ سے پگھل گیا ہوں
کبھی آ کر دیکھ تو سہی کتنا بدل گیا ہوں

اپنے کمرے کی تنہائی میں روتے روتے
اب کچھ دنوں سے میں سنبھل گیا ہوں

تیرے ہجر کی آگ میں دن رات پگھلتے
میں دنیا کے لیے بن ایک مثال گیا ہوں

جن غموں نے بھی میرے در پہ دستک دی
مسکراتے ہوئے ان سب کو ٹال گیا ہوں

دنیا کے سامنے تو مسکراتا ہوں لیکن
جدائی میں غم سے ہو نڈھال گیا ہوں

......☆......

اس نے میری آنکھوں کو دیکھا جو نم
بولے ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں کیا ہے غم

سردی میں اپنے پیار کی گرمی سے
ان کے جذبات کو ہم کرتے ہیں گرم

میری اداسی بے سبب تو نہیں ہے
اس کا سبب ہے میرا پیارا صنم

اپنی زندگی کا کیا مان کرنا اصغر
ہماری سانسیں ہیں پتے پہ شبنم

......☆......

ایک سر پھرا اپنا بھی کوئی یار ہے
میری کل پونجی جس کا پیار ہے

نئے سال کا کوئی کارڈ نہ فون
کیا کہوں کتنا غفلت شعار ہے

مجھ پہ وہ ایسے رعب جماتا ہے
جیسے میں سپائی وہ تھانیدار ہے

اس کی یاری نے میرا دیوالیہ کر دیا
اس کے پاس کوٹھی بنگلہ کار ہے

اب اسے دولت کی خماری ہے
مجھے اس کی محبت کا خمار ہے

میرے پیار سے قبل وہ مفلس تھا
اب اصغر غریب وہ سرمایہ دار ہے

......☆......

اپنے پیار کی ہم کبھی نہ نمائش کرتے ہیں
درد کے پھولوں سے گھر کی آرائش کرتے ہیں

ان کی محبت کا امتحان دیتے عمر گزار دی
پھر نہ جانے کیوں وہ ہماری آزمائش کرتے ہیں

لگتا ہے ساری دنیا بے حس ہو گئی ہے
چل اگلی دنیا میں اختیار رہائش کرتے ہیں

خدا کرے ہمارا دم ان کی بانہوں میں نکلے
اس کے سوا کوئی اور نہ خواہش کرتے ہیں

......☆......

تیری آنکھوں پہ جو نظر پڑی انجانے میں
ان سے بھر بھر کر پی گیا پیمانے میں

تیرے تکلف میں وہ بات کہاں ساقیا
جو سرور ملتا ہے تیرے شرمانے میں

میری عمر بھر کی تشنگی دور کر دے
اب اور دیر نہ کر آنکھوں سے پلانے میں

ان آنکھوں سے پلا کر ایسا مدہوش کر دے
پھر بھی لوٹ کر نہ آؤں تیرے میخانے میں

تیرے پیار کی تڑپ لے آتی ہے میخانے میں
آنکھوں سے پی لیتا ہوں اسی بہانے میں

......☆......

جب سے پینے لگا ہوں آنکھوں سے شراب میں
تب سے بڑا بدنام ہو گیا ہوں حلقۂ احباب میں

پہلی بار تیری آنکھوں سے محبت ہوئی ہے
پھر بھی لوگ ہڈی بن گئے ہیں کباب میں

جب بھی میرا پہلا شعری مجموعہ چھپے گا
تیری آنکھوں کے نام کروں گا انتساب میں

محلے کی عورتیں تیرا حسد کرنے لگیں گی
عمر بھر تجھے پیار کروں گا بے حساب میں

منہ زبانی پینے سے بھی پرہیز کیا کر اصغر
ورنہ یہ شاعری شامل نہ ہو گی نصاب میں

......☆......

اپنی آنکھوں سے مجھے پلا دے ایک جام ساقی
اپنا نیا سال کر دوں گا تیری آنکھوں کے نام ساقی

جو تو میری یہ ادنیٰ سی خواہش پوری کر دے
تیرے نام کر دوں اپنی زندگی کی ہر شام ساقی

مخمور آنکھوں کے نشے سے مجھے چور نہ کر
کہیں خوشی کے مارے نکل نہ جائے میرا دم ساقی

غم دوراں غم دو جہاں غم روزگار سب بھول جائیں
جی بھر کے پلائے جا اپنی آنکھوں کے جام ساقی

شیخ جی کا کہنا ہے کے آنکھوں سے وہ بھی پیتے ہیں
مگر میخانے جا کر پیمانے سے پینی ہے حرام ساقی

......☆......

جب سے اس نے دیکھا ہے پیار سے
میری راہیں روشن ہو گئیں انوار سے

محبت جیسا لا دوا مرض لگا کر مجھے
اب حال نہیں پوچھتا اپن بیمار سے

تجھے ملنے کو یہ کتنا بے تاب ہے
آ کر پوچھ لے میرے دل بیقرار سے

جب کبھی تنہائی مجھے ستاتی ہے
پھر تیری باتیں کر لیتا ہوں درو دیوار سے

......☆......

جس سے ملنے کا نہیں کوئی امکان
پھر بھی اسی سے ملنے کا ہے ارمان

آج پوچھنا ہے ان پیاری آنکھوں سے
مجھے بے گھر کر کے کون بسایا ہے وہاں

اب لوگوں سے میرا حال کیوں پوچھتا ہے
اس پہ اچھی طرح میری حالت ہے عیاں

بھلے دنوں کی یاد لب کھولنے نہیں دیتی
ورنہ ہم بھی منہ میں رکھتے ہیں زباں

تنہا ہی منزل کی سمت چل پڑے ہیں
نہ کوئی رہبر ہے اپنا نہ ہی میر کار واں

......☆......

شام و سحر ہم یہ بات دھراتے رہتے ہیں
اپنی زندگی سے زیادہ ہم انہیں چاہتے ہیں

وہ کہتے ہیں دکھ درد دینے کی چیز ہے
اسی لیے ہم تجھے یہ درد دیتے ہیں

ہمارا کام ہے غموں کو سہنا ہم کہتے ہیں
تمہارے دیئے غم مسکرا کر کہتے ہیں

مجھے اس رونے میں بھی بڑا مزہ آتا ہے
رلانے کے بعد جب وہ پیار سے گلے لگاتے ہیں

مجھ پہ ظلم و ستم بھی روا رکھتے ہیں
پھر پوچھتے ہیں اصغر تیرے آنسو کیوں بہتے ہیں

......☆......

آج میری تربت پہ اشک بہانے والے
یہی ہیں شہرِ خموشاں میں لانے والے

دنیا میں کون کسی کو یاد رکھتا ہے
بہت جلد بھول جاتے ہیں یہ زمانے والے

سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہیں
کہاں گئے دعاؤں کے پھول چڑھانے والے

کل یہی لوگ ہمارے جنازے پہ نہ آئیں گے
آج ہم سے اپنا جھوٹا پیار جتانے والے

کچھ لوگ تو روتے ہیں یار کی جدائی میں
اور کچھ ہوتے ہیں دنیا کو دکھانے والے

جو جیتے جی دکھ دیتے ہیں مرنے کے بعد
وہی ہوتے ہیں مگرمچھ کے آنسو بہانے والے

......☆......

ہمارے ساتھ ایسے بھی حادثات ہوتے ہیں
جب قسمت جاگتی ہے مقدر سوتے ہیں

پیار میں پہلا سال خوشی سے گزرتا ہے
اس کے بعد اکثر عاشق لوگ روتے ہیں

کسی کا برا سوچنے والے یہ نہیں جانتے
وہ کل وہی کاٹیں گے جو آج بوتے ہیں

ہماری زیست میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں
پھر آپ کیوں باتوں کے نشتر چبھوتے ہیں

نہ جانے وہ پیارے لوگ کہاں گئے اصغر
سنا تھا دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں

......☆......

میرا تن من تیری آنکھوں میں غرقاب ہے
وہ تمہاری آنکھیں ہیں یا دریائے چناب ہے

تیرے بن جینے کو جی تو رہا ہوں لیکن
لگتا ہے یہ زندگی نہیں کوئی عذاب ہے

دن بھر تیرے خیالوں میں کھویا رہتا ہوں
اس کے سوا نہ کوئی کام نہ جاب ہے

ایک بار ہم سے بھی آنکھیں چار کر لو
ہم تیری آنکھوں میں ڈوبنے کو بیتاب ہیں

جانتے ہیں تم کیوں اتنی کامیاب ہو
ساجن لگاتا تیری شاعری کو خضاب ہے

ذرا اتنی بات تو تم بتاتے جانا محترمہ
آج کل کہاں آپ کا ساجن جنا ب ہے

......☆......

محبت میں ایسے ہمارے بھاگ جاگے
زندگی میں خوشیاں آئیں غم بھاگے

ہم ایسے مضبوط بندھن سے بندھے ہیں
یہ پیار کا رشتہ ہے سمجھو نہ کچے دھاگے

پچھلے سال سے ہمیں کچھ ایسے بھولے
ابھی تک وہ غفلت کی نیند سے نہیں جا گے

جس کسی کی کسی سنگ لگن لا گے
آنکھوں سے نیند دل سے شانتی بھا گے

......☆......

بڑے پیارے انداز میں وہ بات کرتا ہے
اب تو وہ دور سے ہاتھ ہلا دیتا ہے

اب تو وہ دور سے ہاتھ ہلا دیتا ہے
میرے پاس آ کر ملاقات نہیں کرتا

کوئی بھی پتے کی بات نہیں کرتا
مگر میرے بارے بہت سوالات کرتا ہے

مجھے تو کبھی بولنے ہی نہیں دیتا
ہر بار جھگڑے کی وہی شروعات کرتا ہے

مجھ سے میری ہر بات پوچھ لیتا ہے
مگر مجھ پہ ظاہر نا اپنے خیالات کرتا ہے

......☆......

نہ جانے ہمارا دل ناداں کیا ڈھونڈتا ہے
بڑا نادان ہے جو پتھروں میں خدا ڈھونڈتا

پتھر کے صنم زخموں کے سوا کچھ نہیں دیتے
اب انجان تو کیوں ان میں وفا ڈھونڈتا ہے

جنون عشق می پتھر کی بندگی کر بیٹھا
شائد اپنے گناہ کی یہ سزا ڈھونڈتا ہے

یہ لوگ آج اس شہر میں کل نئے شہر میں
تو بڑا نادان ہے جو ان کا پتہ ڈھونڈتا ہے

میرا دل جو کئی سالوں سے بے گھر ہے
کسی کے پیار کا آسرا ڈھونڈتا ہے

......☆......

کیا پوچھتے ہو کتنے ظالم ہیں یہ دنیا والے
خوشیوں کو لوٹ کر کرتے ہیں غم والے

مجھے ہجر کی تیرگی دے کر جانے والے
ڈھونڈتا پھرتا وان تیرے وصل کے اجالے

میرا دل لوٹ کر آنکھیں چرانے والے
یہ بے رخی کہیں مجھ کو مار نہ ڈالے

ملاقاتوں کا سلسلہ کبھی بند نہ کرنا
راتوں کو میرے خوابوں میں آنے والے

بڑے شوق سے ابتدائے عشق کی تھی
کیا خبر تھی جدائی ہو گی ملن سے پہلے

......☆......

محبت کریں گے چاہئے مصیبت سہی
چاہئے کسی دل سے نہ نسبت سہی

ہم تو بانٹیں گے چاہت اس جہاں میں
بیشک لوگوں کے دلوں میں نفرت سہی

پیار کرتے ہیں پیار کرنا شیوہ ہے ہمارا
چاہئے ان کی نظر میں نہ اہمیت سہی

ہم ملتے ہیں بچھڑتے ہیں فلمی انداز میں
کوئی رومانٹک گیت دم رخصت سہی

......☆......

اپنی آنکھ کا تیر جو تو نے مارا صنم
اس سے گھائل ہو گیا دل ہمارا صنم

تم کیا جانو کتنا نازک دل تھا ہمارا
آخر آنکھ کی زد میں آگیا بیچارہ صنم

پہلی نظر میں دل گھائل کر ڈالا
تمہاری آنکھیں ہیں یا شرارہ صنم

جو بھی تیری آنکھوں میں کھو گیا
پھر وہ کبھی نظر نہ آیا دوبارہ صنم

تیری آنکھوں میں ہم ایسے کھوئے
اب ملتا نہیں ہے کوئی کنارہ صنم

……☆……

جسے ملنے کی دل میں بے تابی ہے
اسی کے پاس میرے دل کی چابی ہے

محبت کے دشمنوں سے اتنا پوچھنا ہے
کسی سے پیار کرنے میں کیا خرابی ہے

دل چرانے والے کی یہ نشانی ہے
اس کی آنکھیں نیلی سوٹ گلابی ہے

شائد اس طرح خط کا جواب مل جائے
چٹھی کے ساتھ لفافہ بھی جوابی ہے

اپنے روپ کا اسے بڑا غرور رہتا ہے
چال اس کی شرابی نخرہ نوابی ہے

......☆......

سوچوں پہ پڑی ہے تیری یادوں کی برف
مٹتا جا رہا ہے دل پہ لکھا ہر ایک حرف

ہم نے تمہیں دل دیا تم نے دغا دیا
یہ تو ہے سب کا اپنا اپنا ظرف

تمہی نے ہمیں آزاد کر دیا وگرنہ
ہم لوگ تو تھے تیرے اسیر زلف

گو پہلے سے مراسم نہ سہی
کبھی دیکھی تو لیا کرو ہماری طرف

جب تم ہمارے نہیں ہم تمہارے نہیں
پھر بندہ پرور ہو جائے تکلف بر طرف

......☆......

جو ہو سکے تو ایک بار کبھی دیکھو تو آ کر
دل کے گلاب سے پھول گرتے ہیں مرجھا کر

تیری یادوں کا خزانہ کوئی چرانہ لے جائے
انہیں رکھتے ہیں اپنے سینے میں چھپا کر

اپنے سب غم میرے دامن میں ڈال کر
تو لے جا میرے سارے سکھ اٹھا کر

تجھے تمام عمر دعائیں دیتا رہوں گا
ایک بار میری آنکھوں میں بس جا آ کر

تیرے پیار میں درد کے سوا کچھ نہیں ملا
تو کبھی آ کر میرے غم کی کوئی دوا کر

......☆......

فراق یار میں گزری ہے زندگی
آنکھوں میں بھی رہی ہے نمی

ہجر میں خون کے آنسو رویا ہوں
لہو لہان ہے دل کی دھرتی

پیار میں کیئے وعدے نبھا نا سکا
اس بات سے ہوتی ہے شرمندگی

مقدر خفا زمانہ خفا محبوب خفا
اب نہ جانے کیسے بنے گی بگڑی

ایک بار تو جو اس میں آکر بسے
روشن ہو جائے میرے دل کی حویلی

آگر اصغر سے ملنا گوارا نہیں ہے تو
تمہارا اللہ بیلی ہمارا بھی اللہ بیلی

......☆......

جو بھی شعر صفحۂ قرطاس پہ اتارا ہے ہم نے
اسے اپنی محبت سے سنوارا ہے ہم نے

آج وہی مجھے اپنے پیار کی بھیک نہیں دیتا
اشعار سے جس کے حسن کو نکھارا ہم نے

یارو محبت نے ہمیں بہت کچھ بخشا ہے
ان کی خاطر ایک دل ہی تو ہارا ہم نے

اب ان کے نامے میرے نام آنے لگے ہیں
لگتا ہے اشعار کا تیر نشانے پہ مارا ہے ہم نے

......☆......

ہم تو کریں گے پیار چاہے مصیبت ہی سہی
جو کرتے ہیں نفرت ان کی فطرت ہی سہی

تم دیکھنا نظریں خود بخود مل جائیں گی
پہلے دل کی دل سے نسبت ہی سہی

اس کا پیار پا کر ہی ہم نے دم لینا ہے
اس کی قیمت چاہئے زیست ہی سہی

میں اور میرا دل فلمیں بہت دیکھتے ہیں
ایک آدھ فلمی گیت دم رخصت ہی سہی

لکھیں گئے ہم بھی اپنے پیار کی کہانی
چاہیے اس میں کوئی نہ حقیقت ہی سہی

......☆......

یہ بات دھراتے ہوئے شرماتا ہوں
اتنی سی بات کہہ نہ پاتا ہوں

لو ابھی وہ الفاظ دھراتا ہوں
میں آج بھی تم کو چاہتا ہوں

یوں آغاز محبت کرتا ہوں
کچھ کہنے سے بھی ڈرتا ہوں

یہ کچھ لو گے تم پہ مرتا ہوں
تمہیں دل کی بات بتاتا ہوں

میں آج بھی تم کو چاہتا ہوں
پیار کا ایک سمندر ہو تم

اپسراؤں سے زیادہ سندر ہو تم
میرے من مندر ہو تم

یہ کہتے ہو گھبراتا ہوں
میں آج بھی تم کو چاہتا ہوں

میرے تصور میرے خیالوں میں تم
میری خلوتوں وجلوتوں میں تم

میرے اندھیروں واجالوں میں تم
میں تمہیں کبھی بھول نا پاتا ہوں

میں آج بھی تم کو چاہتا ہوں
میری زندگی کا خواب ہو تم

میری آنکھوں کا سراب ہو تم
میرے پیار کا مہتاب ہو تم

چھونا چاہوں تو چھونا پاتا ہوں
میں آج بھی تم کو چاہتا ہوں

......☆......

ابھی تو بہت کچھ کرنے کا ارادہ ہے
میری زندگی ہے کم اور کام زیادہ ہے

غم مجھے دے کر خوشیاں خود لے کر
کہتے ہیں دیکھو ہمارا سب آدھا آدھا ہے

دنیا میں کچھ ایسے بھی دوست ملتے ہیں
جو دیکھتے ہیں دوستی میں کتنا فائدہ ہے

جھوٹ کی جیت سچ کی جہاں ہار ہوتی ہے
مولا! تیری دنیا کا الٹا ہی قانون قاعدہ ہے

تیری سمجھ میں کیسے نہ آئے میری بات
میرا انداز بیاں میری طرح سیدھا سادہ ہے

......☆......

ہم تو جی رہے ہیں تیرے خوشی کے لیے
ورنہ کون یہاں جیتا ہے کسی کے لیے

غم کو مناؤں تو خوشی روٹھ جاتی ہے
میرے لیے دونوں ضروری ہیں زندگی کے لیے

جب ایک ایک کر کے سبھی سہارے چھوٹے
تو جانا کوئی ضروری نہیں ہے کسی کے لیے

آج وہی انسان انسان کا خدا بن بیٹھا ہے
مولا نے جسے پیدا کیا تھا بندگی کے لیے

مکروفریب کی یہاں کوئی گنجائش نہیں
نیت میں اخلاص ضروری ہے دوستی کے لیے

اصغر کے دامن میں درد وغم کے سوا کچھ نہیں
مجھے بھول جانا ہی اچھا ہے اس پگلی کے لیے

......☆......

جب سے تم چھوڑ گئے بیگانے کی طرح
مجھے غموں نے بانٹ لیا خزانے کی طرح

دھن دولت کے ہوتے جو سب اپنے تھے
آج وہی ملتے ہیں مجھے انجانے کی طرح

صیاد خوش ہے کہ اس کے قفس میں ہوں
مگر میرے لیے وہ سنا ہے آشیانے کی طرح

اے دوست ہم نے تو کبھی سوچا نہ تھا
کے تو بھی بدل جائے گا زمانے کی طرح

اک شمع کی یاد مجھے سونے نہیں دیتی
شب بھر جلتا ہوں کسی پروانے کی طرح

......☆......

جس نے قید کر رکھا ہے پیار کی زنجیر سے
وہ کبھی حال نہیں پوچھتا اپنے اسیر سے

کوئی ایسا قابض ہوا ہے دل کی جاگیر پہ
اب وہ جاتا ہی نہیں وادیٔ کشمیر سے

جب نصیب میں خوشیاں لکھی ہی نہیں
پھر کیوں گلہ کریں ہم کاتب تقدیر سے

اصغر کو بھی غزل سرائی لکھا دو
یہ بات عرض کریں گے روح میرے

میرے دل میں نفرت کیسے ہو سکتی ہے
جب کے محبت عیاں ہے ہر تحریر سے

......☆......

اس سے بچھڑنے کے بعد خوشی نہ ملی
جدائی میں دل جلایا مگر روشنی نہ ملی

ہمارے دل میں ارمان تو بہت پلتے رہے لیکن
دنیا میں کسی سے ہماری کنڈلی نہ ملی

لوگ ساحل کی تلاش میں ڈوبتے رہے
مگر ہمیں پیار نگر والی کشتی نہ ملی

آزادی کی خاطر کہیں قربانیاں دینی پڑیں
خود مختاری کسی کو کبھی سستی نہ ملی

جہاں کے مکیں خوشی سے بستے ہوں
یہاں ایسا کوئی شہر ایسی بستی نہ ملی

جب سے میری دھنو مجھ سے روٹھی ہے
تب سے اصغر کو من کی شانتی نہ ملی

......☆......

ایک بار جو تیری آنکھوں تک رسائی ہو جائے
پھر ہمارے ساتھ بھی ساری خدائی ہو جائے

میری ہر صبح ہر شام جب تیرے ساتھ گزریں
دور مجھ سے زندگی بھر کی تنہائی ہو جائے

اپنی آنکھوں سے کبھی دور نہ جانے دے
ایک بار جو تجھے میرے حال سے آگاہی ہو جائے

تیری رفاقت میں جو کچھ گھڑیاں مل جائیں
پھر چاہئے زندگی مجھ سے پرائی ہو جائے

اپنے پیار کے اتنے زیادہ چرچے نہ کیا کرو اصغر
یہ نہ ہو پہلے عشق میں ہی رسوائی ہو جائے

......☆......

اس دنیا میں میرا بھی ایک دلبر ہے
میرے دل و جگر میں جس کا گھر ہے

یہاں جھوٹی ہمدردیاں ہی ملیں گی
کہتے ہیں یہ سیاست دانوں کا نگر ہے

منزل سے بھٹکا ہوں کارواں سے بچھڑا ہوں
سوچتا ہوں مجھے درپیش کیسا سفر ہے

تیرے قول و فعل میں بہت تضاد ہے واعظ
اسی لیے تیری کسی بات میں نہ اثر ہے

جو کہتے تھے ہمیں تیرے حال کی خبر ہے
آج وہی یار اصغر کی حالت سے بے خبر ہے

......☆......

آپ کیوں ہمیں ڈراتے ہیں موت کے نام سے
جب آئے گی ہم بھی سو جائیں گے آرام سے

دکھوں سے اپنی پرانی یاری ہے دوستو
اب کیا گھبرانا ہے جاناں گردش ایام سے

میں تو سب دوستوں کی خاطر لکھتا ہوں
آپ محفوظ ہوتے ہوں گے میرے کلام سے

میں یہ کام حسب عادت کرتا ہوں
عبادت سمجھ کر محبت کرتا ہوں

سب کو اللہ کی مخلوق سمجھ کر
میں کسی سے نہ نفرت کرتا ہوں

کاش اس دنیا سے نفرت مٹ جائے
اس کے سوا اور نہ حسرت کرتا ہوں

......☆......

جو اپنے ہیں وہ بیگانے نہیں ہوتے
دوستی کے رشتے پرانے نہیں ہوتے

دوست دشمن کی خبر نہ رکھیں
آج کے دیوانے انجانے نہیں ہوتے

ہر روز اسے دعوت پہ بلاؤں تو سہی
میرے پاس اتنے بہانے نہیں ہوتے

جب سے نوکری ملی ہے گلستان میں
ان کے گلزار کا بن گیا ہوں باغبان میں

ایک مدت سے روزگار کی تلاش تھی
کبھی بھولوں گا نہ ان کا احسان میں

ان کے گلشن میں آ کر مجھے یوں لگا
جیسے آ گیا ہوں کسی پرستان میں

......☆......

دل میں نئے سال کی مسرت ہے
آنکھوں کو تیری دید کی حسرت ہے

ہماری سوچیں ایک ہماری پسند ایک
ہمارے دلوں کے درمیاں کتنی نسبت ہے

ان کی طرح ہمارا دل بھی بڑا نرم ہے
ہمارا مزاج بھی آن جیسا سخت ہے

پچھلے سال بھی بڑا شوق تھا تیری دید کا
اس برس شائد پھول کھل جائے میری امید کا

کئی سالوں سے بیقرار ہیں میری آنکھیں
انہیں کب نصیب ہو گا دیکھنا چاند عید کا

اس برس بھی اگر تم نہ آؤ گے جانم
پھر چہرہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا اپنے شہید کا

جو ہے حسن و جمال کا پیکر
وہی ہے میرے خیال کا پیکر

وہ حسیں رنگ روپ اس کا
نظر آتا ہے وہ کمال کا پیکر

اس کے حسن کا جواب نہیں
ہے وہ ایسے بے مثال کا پیکر

......☆......

جب سے وہ زندگی میں شامل ہوئے ہیں
رکے ہوئے سارے کام مکمل ہوئے ہیں

آج ہم بھی سینہ تان کر چل سکتے ہیں
ہم بھی کسی کے پیار کے قابل ہوئے ہیں

اب زندگی جینے کا مزہ آنے لگا ہے
بڑی مدت بعد پیار میں پاگل ہوئے ہیں

اس شہر میں میرا ایک حبیب تھا
جو دل کی دھڑکنوں سے قریب تھا

اس کے چھونے سے شفا ملتی
میرا محبوب ہی میرا طبیب تھا

زندگی کے سفر میں جب بچھڑا
تو جانا وہ نہ میرا نصیب تھا

......☆......

تیرے آنسو میں اپنی آنکھوں سے رولوں گا
تیرے غم خوشیوں کی لڑی میں پرولوں گا

نیند نہ آئے تو میری آنکھوں سے سو لینا
میں تیرے تصور کے ساتھ سو لوں گا

تیری زیست میں جو درد کا زہر پھیلا ہے
اسے اشکوں کے آب حیات سے دھو لوں گا

ایک دن ان کے دیار میں
بنا دوں گا اپنا مزار میں

صنم جو پتھر دل ہے
ہوں اسی پہ نثار میں

کہہ گئے تھے آئیں گے
دیکھتا ہوں بار بار میں

......☆......

ویسے تو وہ مجھ سے بدگمان نہیں ہے
مگر میرے پیار پہ اس کا ایمان نہیں ہے

اس دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے
محبت میں جس کا ہوا امتحان نہیں ہے

اس کے دل میں پلاٹ تو مل گیا ہے
مگر ابھی تک بنایا مکان نہیں ہے

بزم کو کتنا حسیں بناتے ہیں سب مل کر
اس بات کا کوئی کر نہیں سکتا تصور

جب محفل کو آ کر سجاتے ہیں پروانے
بڑا دلکش ہوتا ہے وہ پیارا سا منظر

اشعار کی ہم ایسی لڑیاں پروتے ہیں
جیسے کینوس پہ رنگ بکھیرتا ہے مصور

زندگی میں محفلیں تو بہت لوٹی ہیں
اب دل لوٹنے کی کوشش کر رہا ہے اصغر

......☆......

درد اتنا ہے کے چھپایا نہیں جاتا
غم کی شدت سے رویا نہیں جاتا

میری آنکھوں سے وہ رو رہا ہو گا
ایسے عالم میں سویا نہیں جاتا

جو نام دل پہ تحریر ہو چکا ہے
وہ اصغر سے دھویا نہیں جاتا

یہ کام بھی اک حسیں مہتاب کر گیا
آنکھیں ملا کر مجھے بے خواب کر گیا

دونوں میں جو چاہ پہ بحث چھڑ گئی
ایک ہی جواب میں لا جواب کر گیا

اپنی زیست کی جو کتاب لکھی
میرے نام اس کا انتساب کر گیا

......☆......

جب کبھی تجھ سے بات ہوتی ہے
نہ بھولنے والی ہر ملاقات ہوتی ہے

ایسے دلوں سے مرض دور ہی رہتے ہیں
جن میں کسی کی چاہت ہوتی ہے

دن تیرے بارے سوچتے گزر جاتا ہے
تیرے بن تنہا میری ہر رات ہوتی ہے

کسی کے پیار میں دل دھڑکنا چاہیئے
کہتے ہیں حرکت میں برکت ہوتی ہے

وہ صرف دوستی کے قائل نہیں ہوتے اصغر
محبت جن کی نظر میں عبادت ہوتی ہے

نہ جانے وہ یار ہے کہاں میرا
جو ساتھ لے گیا آرامِ جاں میرا

لوگوں کی تفریح کا سامان ہو گیا
لوگوں کی تفریح کا سامان ہو گیا

تیری عدالت میں کیسے انصاف ملے
جہاں کوئی سنتا نہیں بیاں میرا

......☆......

تقدیر جو لے ہی آئی ہے سر مقتل مجھے
دیکھتے ہیں کیسے قتل کرے گا قائل مجھے

قتل گاہ سے زنداں میں مجھے کیوں لائے ہو
دیکھنا اسیری کہیں کر نہ دے پاگل مجھے

اس قید سے نکلوں گا نیا سویرا لے کر
کوئی ڈھونڈ نہ پائے گا یہاں کل مجھے

جن کے حوالے میری باتوں میں ہوتے ہیں
وہی ہر پل میرے خیالوں میں ہوتے ہیں

میرے جسم و روح کو وہ معطر کرتے ہیں
جو پھول اس کے بالوں میں ہوتے ہیں

رقیبوں کی باتوں میں تم نہ آنا اصغر
بڑے چکر ان کی چالوں میں ہوتے ہیں

بے روزگاری کا یہ علاج ڈھونڈا ہے
ناز اٹھانے کا کام کاج ڈھونڈا ہے

دنیا سالوں سے ایسا کرتی آئی
مگر ہم نے یہ آج ڈھونڈا ہے
ان کی سلطنت میں آکر

......☆......

وہ مجھ سے صبح و شام پوچھتے ہیں
ستارے مجھ سے تیرا نام پوچھتے ہیں

پہلے کانوں میں سر گوشی کرتے تھے
اب تو یہ بات وہ سرعام پوچھتے ہیں

پہلے تو صرف ستارے پوچھتے تھے
اب شہر کے لوگ تمام پوچھتے ہیں

اے دوست اوروں کی طرح دل توڑ نہ جانا
میری ڈوبتی ناؤ کو بیچ بھنور چھوڑ نہ جانا

میرے دل کے چمن میں پھول کھلے ہیں
دنیا والوں کی طرح تم انہیں مروڑ نہ جانا

پچھلے سانحہ سے ہم ابھی سنبھل نہیں پائے
رقیبوں کی باتوں میں آ کر مکھ موڑ نہ جانا

......☆......

مجھے اتنا زیادہ پیار دیا اس نے
میرا سارا قرض اتار دیا اس نے

اس کے احسان تلے دب کر رہ گیا
مجھے جیتے جی مار دیا اس نے

ہائیں بھرتے میرا سارا دن گزرا
رات خواب میں دیدار دیا اس نے

جہاں محبت ہو ایسا جہاں ڈھونڈتا ہوں
میں خوشیوں بھرا گلستان ڈھونڈتا ہوں

وفا و مروت یہاں ڈھونڈے نہیں ملتے
یہ کیا شے میں ناداں ڈھونڈتا ہوں

درد کی کڑی دھوپ ہے زیست میں
خوشیوں کا سائبان ڈھونڈتا ہوں

......☆......

شہرت نہ دولت چاہتا ہوں
میں آپ کو بہت چاہتا ہوں

میں اپنا فیصلہ سناؤں گا
ابھی تھوڑی مہلت چاہتا ہوں

تم میرے دل کا خیال رکھنا
تجھے دین یہ امانت چاہتا ہوں

ایک بار دل ادھار دیجیئے مجھے
پھر بیشک مار دیجیئے مجھے

ہمیں بھی زندگی حسیں لگے
اتنا زیادہ پیار دیجیئے مجھے

آپ کے دل میں بنا اجازت آسکوں
صرف اتنا اختیار دیجیئے مجھے

......☆......

ہم تو کام رکھتے ہیں اپنے کام سے
ہمیں نہیں غرض خاص و عام سے

بڑے مزے سے گزر رہی ہے زندگی
جب موت آئی سو جائیں گے آرام سے

غم تو میرے بچپن کے ساتھی ہیں
اب کیا گھبرانا گردش ایام سے

کبھی باعنوان تو کبھی بلاعنوان میں لکھتا ہوں
فقط آپ کی خاطر ہی میری جان میں لکھتا ہوں

جیب میں مال و زر نہیں رہنے کو گھر نہیں
پھر بھی اپنی بڑی آن بان شان میں لکھتا ہوں

ہماری الفت کا کسی کو علم نہ ہونے پائے
اسی لیے تمہیں دشمن جاں میں لکھتا ہوں

......☆......

پہلے اپنی آنکھوں کی طہارت کرتا ہوں
پھر اس کے چہرے کی زیارت کرتا ہوں

اچھے کلمات سے زباں کا وضو کر کے
اپنے پیارے محبوب سے بات کرتا ہوں

اپنے دل کی اچھی طرح صفائی کر کے
میں ہر روز اس سے ملاقات کرتا ہوں

وہ بات بات پہ فساد کرتے ہیں
ہر بات ہی بے بنیاد کرتے ہیں

کیا آنکھوں سے پینی جائز ہے
قاضی جی کیا ارشاد کرتے ہیں

حسن والے اناڑی عاشق کو بھی
چند دنوں میں استاد کرتے ہیں

......☆......

میرے ساتھ وہ یہ ہیرا پھیری کر گیا ہے
میرے دل کی وہ چوری کر گیا ہے

اس بزدل سے یہ امید تو نہ تھی
مگر اس بار بڑی دلیری کر گیا ہے

کہیں اور ایسا کرتا تو کوئی بات نہ تھی
اتنا بڑا کام وہ بیچ کچہری کر گیا ہے

وہ کہتی ہے میرے حسن کی تعریف نہ کر
وقت سے پہلے میری جوانی ضعیف نہ کر

پہلے ہی دنیا میں تیرے بہت حاسد ہیں
اب کوئی نیا شعری مجموعہ تصنیف نہ کر

ابھی تک کسی سے چاہت کا اردہ نہیں کیا
ایک ساتھ مرنے جینے کا وعدہ نہیں کیا

آزاد پنچھی کی طرح فضاؤں میں اڑتا ہوں
بال و پر کاٹنے کا کسی سے معاہدہ نہیں کیا

......☆......